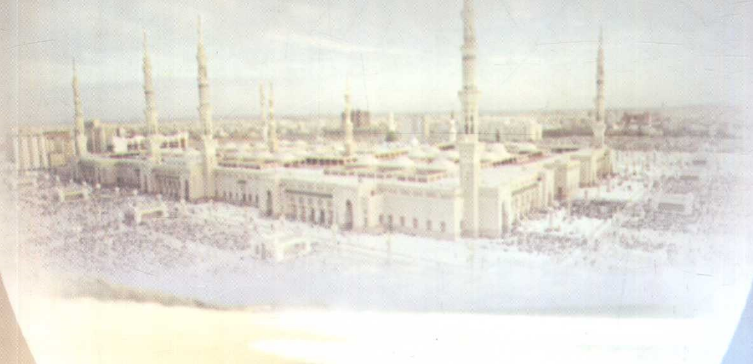
بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدحِ مزمل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



ام عبد منیب

مشربہ علم و حکمت

بسم الله الرحمن الرحيم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ
وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ
وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ۔

مدحِ مزمّل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتیہ کلام

اُمِّ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

جمیع الحقوق محفوظۃ

مشربہ علم و حکمت

نام کتاب ______ مدح مزمل ﷺ

اہتمام ______ محمد عبد منیب

ناشر ______ مشربہ علم و حکمت

ناشر: ☜ مشربہ علم وحکمت (دارالشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: ☜ دارالکتب السلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

فہرست

کلماتِ تشکر	10
الحمدللہ	11
بہن فرزانہ چیمہ کی تاثرات	15
اے سمیع و بصیر	19
تیرا دل آویز اور پاکیزہ نام	23
سچے سچے ہوں افکار	27
مرسلِ خاتم سے پہلے	29
وہ منارِ صفا بن کر	32
تہ بہ تہ اضطراب کا چہرہ	35
سلام اُن پر کہ جن کے نام کا طغریٰ	37
طلوعِ نُور دِرُشد کا حسیں شفق مرے رسول	39
آپ کی سیرت اعظم اعظم	42
رَحْمَةً لِلْعَالَمِین کے حُسنِ سیرت پر سلام	44
آپ کی آمد صبحِ حیات	46
ہم بات کریں اُن کی یہ بات رہے اچھی	48
نیک اسلوب ہیں صفحۂ دہر میں	50
آپ کا نام پاک	51
خُلق و خلقت میں سب سے بھلے آپ ہیں	53
اٹھے نہ جبیں اپنی	55
پھول نعتوں کے چُنے زینت بڑھی قرطاس کی	57
خوب سیرت ہیں آپ	59

میرے مصطفیٰ اَلنَّبی بَن کے آئے	60
آپؐ مُکرّم، مُزمّل، مدثر، اور محمود	62
مرسلِ دیں، نیک صُورت، نیک فطرت، نیک حال	64
حریمِ رسالت کے میر آپؐ ہیں	66
حشر تک انساں پڑھے گا ہادیٔ دیں کا نصاب	68
اَشْرَف، اَکْمَل، اَفْضَلُ الْخَیر	71
مصطفیٰؐ سرتاجِ ملت مُقتدائے ہر زمن	74
آپؐ بہت ہی اچھے ہیں	79
آپؐ خیر البشر	81
حضورؐ ربِ پاک کے مقرّب وقریب ہیں	85
رسول اللہؐ مطاعِ جن وانساں	89
تحیۃ سلام وصلوٰۃ آپؐ ہیں	91
سربسر رُشد آپؐ	93
مصطفیٰؐ، راسخ الرائے، صادق بیاں	97
علامہ نافع علوم	99
ہر سمت سسکتی ہوئی روحوں کی تھیں آہیں	102
روح میں اتری کرن چمکے حجاب اندر حجاب	112
دامن نیت میں رکھے گوہرِ اخلاص جاں	114
ہے سیرتِ رسولؐ کا بیّن ہر ایک باب	117
کسی مرد کے جو نہ باپ ان کی ذات	118
صاحبِ سیف وعلم ہیں وہ رسولِ ذی مقام	119
زردی مائل چہروں پر	122

مصحفِ خیر و حکمت کلامِ نبیؐ	125
ہدایاتِ حق کے رسولؐ آپ ہیں	127
وہ سدید اللّساں	129
آپ لائے ہیں صحیفہ وہ بنامِ کائنات	131
میرے رسولؐ اندھیروں میں	133
مطاعِ ہر بشر ہے بات ان کی	135
ان کی عادات اور خصائل اور شمائل ہیں کریم	137
سب رسولوں کے اس آخری دَور کی روشنی آپؐ ہیں	139
ہے یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّر	141
وہ ہیں احمدؐ اور محمدؐ	144
نعت کا شعبہ اپنایا	146
مٹ گئے جب خیریت پرور حوالوں کے حروف	147
حیاتِ رسالت مآب	150
آپؐ ہیں رحمت و شفقتِ عام	152
اَلنَّبِیُّ الْخَیِّر سے ہے مُنْجَلی	154
آپ کی راہِ حق سے جو ہٹ کے چلے	157
وُہ جاہ بھی ہیں، جلال بھی ہیں	159
جُمال و فُعّال و طہور	162
آپؐ سے شہرِ اخوت کو ملی ہے روشنی	164
میرے رسولِ حُسن و جمال	167
سُنّتِ خیر البشر نورِ منیر	171
تجھ پہ لاکھوں سلام اے طَیبہ	175

ادب کی میرے دل ہر دم طنابیں کھینچ کر کہنا	177
ارضِ طیبہ! میرے ارمانوں کا عنوانِ جمیل!	179
پاک مدینہ تیری شان ہے ہر اک شہر سے بالا	181
تجھ پہ ٹھہرا رسولؐ ہے اپنا	184
پیاری ہے فضا تیری	186
طیبہ شہر اجالوں کا	192
مدینہ عقلِ بے مایہ سے کیا تیری ثناء لکھوں	193
لاریب رشکِ طور ہے تو اے مدینہ طیبہ	198
شہروں کے اے شہریار	201
محبت زیب تن کر کے عقیدت گلیم آئے	205
کرن کرن اک ردائے نوریں مری فضا کا وجود ٹھہرے	207

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ

والدِ ماجد

حکیم غلام حیدر طور بن حکیم حامد علی رحمہ اللہ کے نام جن کی صادق و مصدوق، رحمۃ العالمین، رسول کافۃ اللناس ﷺ کی ذاتِ گرامی سے اظہارِ محبت کی رقّت آمیز کیفیت کو میں نے بارہا دیکھا اور محسوس کیا۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۔

آمین!

کلماتِ تشکّر

مجھے سب سے پہلے اپنے بھائی ڈاکٹر محمد افتخارالحق ارقم کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہیں اللہ نے ابتدائے شعور ہی سے ذوقِ نعت گوئی عطا کیا۔ وہ میری بچپن میں کہی ہوئی ٹوٹی پھوٹی نعت گوئی کی حوصلہ افزائی بھی کرتے رہے اور فنی اصلاح کا فریضہ بھی انجام دیتے رہے۔

اس کے بعد اپنے زوجِ محترم محمد مسعود عبدہٗ (غفراللہ لہ) کا، جن کے جذبہِ محبتِ رسول اللہ ﷺ نے میری ہر اک شعر پر پیٹھ ٹھونکی اور زبان و بیان کی اصلاح بھی فرمائی۔

پھر محترم و مکرم استاذی مولانا علیم ناصری صاحب کا .... جنہوں نے پدرانہ شفقت اور بڑی محنت کے ساتھ فنی غلطیوں کی اصلاح کا فریضہ انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی صحت، عمر اور ایمان میں برکتِ مزیدہ عطا کرے۔ آمین!

اور آخر میں ''حریم ادب لاہور'' کی معزز رکن بہن فرزانہ چیمہ صاحبہ کا جو گزشتہ کئی سال سے اس مجموعہ کی اشاعت پر مجھے اُبھارتی رہی ہیں۔ نیز انہوں نے اس کی ترتیب و تسوید میں اپنے قیمتی مشورے بھی دیئے۔

جَزَاءُ هُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

آمین!

اُم عبدِ منیب

الحمدللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُّبَارَکاً فِیْہِ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

معطی الوَھّاب، عزیز وحکیم، رَبُّ العرش الکریم کا بے حد شکر اور احسان، جس نے اس ظَلُوم وجَھُول سرشت کو بیان اور قلم کی نعمت عطا فرمائی، ان کے امتزاج سے اسے مافی الضمیر کہنے کے مختلف اسلوب بخشے اور صنفِ نعت کے مقدس پیرائے پر ان سب کی قیادت وامارت کا تاج رکھ دیا۔

نعت اس عظیم ہستی کی مدح کا نام ہے جو تا قیامِ قیامت قائد، انسانیت کی سچی غمخوار، بشارتِ انبیا کا ظہورِ قدسی، دعائے خلیل کی مجسم قبولیت، نفوس کا تزکیہ کرنے والی اور دینِ حنیف کی مبلغ ہے، جس نے رَبّ اکبر کی تکبیر وتوحید اور انسانیت کی فلاح و نجاح کے لئے ہر قسم کے مصائب اپنی ذات پر جھیلے ...... بازارِ طائف ..... حطیمِ کعبہ..... شعب ابی طالب..... سوقِ عکاظ..... جوفِ ثور..... میدانِ بدر..... دامنِ اُحد..... مقامِ تبوک..... سب گواہ ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے منصب کا حق ادا کر دیا۔

آپ کے اس احسان کا تقاضا ہے کہ قلم وقرطاس کی نعمت پانے والا مدحِ رسالت

ﷺ سے اپنے کلام کو مزیّن کرے۔

خاتم النبین، رحمۃ للعالمین، صادق و مصدوق، دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ، اَلنَّبِی اُلْاُمِّیّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا منصب جس طرح کائنات میں یکتا و بے مثال ہے، اسی طرح آپ کی توصیف کی نمائندگی کرنے والی صنفِ نعت بھی اپنی جگہ منفرد اور ممیّز ہے۔ یہ وہ صنف ہے جس کی حدودِ مسافت کے دو رویہ انتہائی قابلِ احترام ،صاحبِ ایمان، سراپا علم و عمل، محبتِ رسالت مآب کی خوشبو سے معطر، جاں نثاریِ نبوت کے نخلِ عظیم، بہ قامتِ مستقیم اِیستادہ ہیں۔ جہاں حسّان بن ثابت، عبداللہ بن رواحہ، کعب بن زہیر رضی اللہ عنہم جیسی کوہ پیکر ہستیوں کا صفِ اول میں نام کندہ ہے وہاں انصار کی نودمیدہ کلیاں جنت کے پھولوں جیسی بچیاں بھی شامل ہیں۔

وللہ الحمد کہ اس نے میرے لفظ اور قلم کو مدّاحانِ رسالت مآب کی گردِ راہ سے منسوب ہونے کا شرف بخشا، گو یہ انتہائی نازک صنف ہے۔ اس کے آداب، اس کی حدود، اس کا تقدس، نعت کہنے والے سے اپنے ممدوح کے منصب اور احترام کی پاسداری کا تقاضا کرتا ہے۔ اسی احساس کے تحفظ کے لئے احقرہ نے چند اصول پیشِ نظر رکھے، مثلاً:

① شرک سے اِجتناب

② رسول اللہ ﷺ کے لئے "اے" اور "یا" کے لفظ سے اجتناب۔

③ جو اسمائے ضمیر ادب کے آڑے آسکتے ہیں ان سے گریز مثلاً، تیرا، تمہارا، تم

، تیرے، اس، اسی، اسے وغیرہ...... اردو ذخیرہِ الفاظ میں ''آپ'' ایک ایسی ضمیر ہے جو واحد غائب اور واحد حاضر دونوں کے لئے یکساں استعمال ہوتی ہے ناچیز نے اسمِ ضمیر غائب کے طور پر ''آپ'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔

④ اسمِ محترم محمد ﷺ کی بجائے آپ کے القابات کا استعمال۔

⑤ انبیائے کرام اور خاتم النبیین کے درمیان موازنہ کی بجائے اللہ کے عطا کردہ اصول، تکریمِ انبیا کی کوشش۔

⑥ ہجرت گاہِ رسول عاصِمَۃُ الِاسْلام مدینہ کے لئے جاہلی نام ''یثرب'' سے اجتناب۔

⑦ خود کو دیوانہ، مجنوں، پاگل، بیمار جیسے نام دینے سے اجتناب، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے ناموں کی اہل ایمان سے نفی فرمائی ہے:

اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ وَلٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ۔

⑧ خود کو سگِ مدینہ کہنے سے اجتناب چونکہ رسول اکرم ﷺ نے ایسے گھٹیا نام اپنے آپ کو دینے سے منع فرمایا ہے۔

⑨ اللہ کے مترادف ''خدا'' اور یزداں'' جیسے انسانی ذہن کے تراشیدہ ناموں سے اجتناب۔

⑩ ''شراب'' اور اس سے منسوب ہر لفظ اور تخیل سے اجتناب۔

⑪ عشق جیسے غلط تصورِ محبت دینے والے لفظ سے اجتناب۔

⑫ طاق کا عدد اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہے اس لئے ہر نعت کے اشعار یا بند طاق تعداد میں رکھے ہیں۔

میرا دامن شعر کے فنّی معیار سے تہی ہے، ایسے وجیہہ الفاظ کا سرمایہ جو نذیر و بشیر، سراج منیر رسول کافۃ للناس کی مدحت کے شایان ہو، نہیں ہے۔ البتہ ایک خواہش ......ایک دعا ضرور ہے، اللہ رب العالمین اس ناچیز کو اَلَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ کے مشارٌ اِلَیہِ اصحاب گرامی کے نقش قدم پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے رحیم و غفور اللہ! بے شک میرے الفاظ اور اعمال میں بُعْدَ الْمَشْرِقَیْن ہے لیکن جس طرح تو روزانہ سورج کو مشرق سے مغرب تک کا سفر طے کرواتا ہے اسی طرح میرے الفاظ کے سفر کو اعمالِ صالح پر منتہی فرمانا۔ اس سفر میں میرے ہم قافلہ والدین، بھائی، بہن اور میری اولاد کو بھی اعمالِ صالح سے نوازنا۔ قواعدِ الفاظ سے تعمیر کردار چاہنے والی تیری یہ بندی تیرے حضور وہی دعا کرتی ہے جو تیرے خلیل ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ہمراہ تعمیرِ کعبہ کے وقت کی تھی:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم ☆ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْم۔

بہن فرزانہ چیمہ کے تاثرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سمیہ! میری عزیز بہن!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ: کس قدر خوش قسمت اور بابرکت تھا وہ لمحہ جب بہن طاہرہ شریف نے آپ کو حریم ادب لاہور کی راہ دکھائی اور کس قدر خوش بختی تھی میری کہ مجھے اللہ رب العالمین نے پہلے ہی وہاں اس محفل میں بٹھا رکھا تھا اور کس قدر رحمت اور حکمت تھی میرے اللہ وحدہٗ لاشریک کی پھر ہم دونوں میں تعلق، محبت اور رافت ایسی پیدا کر دی جو صرف اس ذاتِ احد ہی کے لیے ہے۔

یہ اور اسی طرح کے بہت سارے احساسات کل ۲۹ رمضان المبارک جمعرات ۱۴۲۶ھ بوقت عصر اس وقت میرے قلب میں موج زن ہوئے جب آپ کی طرف سے آپ کا خوب صورت ہدیہ "مدحِ مزمل" صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا کثیرا موصول ہوا۔ اس کا مجھے کب سے انتظار تھا۔ دیر تک ورق گردانی کرتی رہی، نعتوں کو پڑھتی رہی، کبھی مکہ کی فضاؤں میں، کبھی مدینہ کی ہواؤں میں خود کو پاتی رہی اور آپ کے والدین .... آپ کے قلب و ذہن اور آپ کے قلم پر بے حد رشک کرتی رہی۔ اس کے ساتھ ہی مریم اور مسعود بھائی بھی بہت یاد آئے۔ کاش یہ کتاب ان کے ہوتے ہوئے آجاتی یا پھر وہ آج ہم میں موجود ہوتے مگر ہمارے کاش کہنے سے کیا

ہوتا ہے؟ یہ سب کچھ تو پہلے ہی لکھا جا چکا ہے۔

بہر حال اتنی خوبصورت کتاب آنے پر دلی مبارک باد اب نعتوں کا دوسرا مجموعہ بھی جلد ہی آنا چاہیے۔ آپ کی روانی، شادابی اور اثر انگیزیِ قلم کی دعا کے ساتھ:

فرزانہ چیمہ

یکم شوال ۱۴۲۶ھ جمعۃ المبارک۔ ۴ نومبر ۲۰۰۵

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ

(الحشر: ١)

میں نے تیری یاد میں جتنے بھی اوراق لکھے ہیں

طاق ہے تو اور طاق پسند ہے اس لئے طاق لکھے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے سمیع و بصیر نیتوں کے خبیر
اے عظیم و صمد تو ہے واحد ، احد
تیری توحید کا کون منکر ہوا؟
خالقِ کلِّ شے ذات تیری ہی ہے

میرے رحمان رب
میرے سبحان رب

شفقتوں کا سحاب تجھ سے رجب و رجاب
رافتیں صف بصف تجھ سے نزہت بکف
تیری رحمت بسیط خشک و تر کو محیط
تو ہے جاں سے قریب ہر دعا کا مجیب

میرے رحمان رب
میرے سبحان رب

جتنے گلشن یہاں جتنے گلشن وہاں
جتنے آبی بدن تجھ سے سب کی پھبن
جتنے خاکی وجود تجھ سے پائیں نمود
نیل گوں آسماں تجھ سے حیرت نشاں

میرے رحمان رب
میرے سبحان رب

سارے پھل اور پھول سب ہوا اور دھول
بہتے پانی کی جھیل تیری بیّن دلیل
سُوکھے پیڑوں کے ٹُنڈ سبز پودوں کے جھنڈ
سب بہار آفریں شاہ کارِ حسیں

میرے رحمان رب
میرے سبحان رب

شام کی ٹھنڈکیں صبح کی رونقیں
ان کی یہ روشنی چاند کی چاندنی
مہر و مہ کی ضیا تجھ سے دامن کشا
بادلوں کی زباں تیری ہی حمد خواں

میرے رحمان رب
میرے سبحان رب

منزلوں کی نوید قافلوں کے نشید
محملِ آرزو تجھ سے ہے خوش گلو
نقشِ پا کا ابھار راستوں کے مدار
فاصلوں کی کماں تجھ سے ظاہر نشاں

میرے رحمان رب

میرے سبحان رب

شہر ہو یا کھنڈر گھر ہو یا ہو سفر
ہو بسیرا کہیں میں اکیلی نہیں
جو مرے ساتھ ہے وہ ترا ہاتھ ہے
تُو ہے حافظِ مرا سچّا مشکل کُشا

میرے رحمان رب

میرے سبحان رب

تیری سچی کتاب دینِ حق کا نصاب
رکھے اس کو امام زیست میری تمام
تیرے صادِق رسول رحمتوں کا نزول
رکھ انہیں رہنما میرے ہر سانس کا

میرے رحمان رب

میرے سبحان رب

میری کم تر نظر تجھ سے مانگے خبر
وحدہٗ لا شریک خیر کی دے دے بھیک
قول اقوال کو میرے اعمال کو
حسنِ احساس دے قلبِ حساس دے

میرے رحمان رب
میرے سبحان رب

۹ جنوری ۱۹۹۴ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیرا دل آویز اور پاکیزہ نام جب شکستہ جاں لبوں نے مس کیا
میری خفتہ روح کے وجدان کا لحظ لحظہ ، لمحہ لمحہ جاگ اٹھا

دشتِ دل میں چپکے چپکے آگئی لے کے ایمان ویقیں تازہ بہار
قافلے اس سمت اطمینان کے پھر چلے آئے قطار اندر قطار

تیرے اچھے ناموں کے طفیل دیکھتی ہوں! اے مرے رَبّ انام
سوچ کی پگڈنڈیوں کے دوطرف جگمگاتی خواہشوں کا اہتمام

خواہشیں جن کا ہے حاصل صرف ایک رُخ پہ پھیلیں قطرہ ہائے انفعال
حر فِ توبہ میں ہو تعبیرِ نُصوح اور کبھی بھکے نہ رہوارِ خیال

وائے بدبختی کہ جس کی زندگی عکس ٹھہری شرک کی ظلمات کا
حیف ہے، اس اندھی بہری قوم نے کر دیا انکار تیری ذات کا

لب پہ آئی ہے دعائے لَا تُزِغْ دے قدم کو خود صراطِ مستقیم
لکھ دے محرابِ دُروں پر لَا تَخَفْ ہاتھ پر رکھ مژدۂ عفوِ عمیم

یاد اپنی دل میں رکھ دے اس طرح پھول میں خوش بُو کا جیسے مستقر
اپنی رحمت کی ردائے خاص میں ٹانک دے یا رب! یہ عمرِ مختصر

''رَبَّنَا'' سے آخرِ ''آمین'' تک تو نے بخشا مجھ کو آہنگِ دعا
میری عرضی پر ترے ناموں کی مہر رَبَّنَا ارْحَمْ لَنَا وَاغْفِرْ لَنَا

شوال ۱۴۲۱ھ۔جنوری ۲۰۰۱ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

مَدحِ مُزَّمِّل

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنٌ
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(حضرت حسانؓ بن ثابت)

کسی آنکھ نے تجھ سے زیادہ خوبصورت شخص نہیں دیکھا
تجھ سے زیادہ صاحب جمال کبھی کسی عورت نے نہیں جنا
تُو ہر عیب سے اس طرح پاک اور صاف ہے،
جیسے تُو اپنی مرضی اور پسند سے پیدا ہوا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سچے سچے ہوں افکار سچی سچی ہو آواز
دھیما دھیما لہجہ ہو پیارا پیارا ہو انداز
یارب! جب میں نعت کہوں

جگنو جگنو دے الفاظ خوشبو خوشبو دے احساس
سلجھا سلجھا ہو اسلوب نقطہ نقطہ ہو نبراس
یارب! جب میں نعت کہوں

جنگل جنگل ہو گلزار وادی وادی کر سیراب
بنجر دل کو کر زرخیز کھیتی کھیتی کر شاداب
یارب! جب میں نعت کہوں

صدق دلی کے دے دے ہاتھ جھکتی جھکتی نظریں دے
نکھرے نکھرے دے جذبات بھیگی بھیگی پلکیں دے
یارب! جب میں نعت کہوں

سُود وزیاں کی تاریں کاٹ میری طلب کا دھارا موڑ
جھوٹی شہرت کرنا بوُد اندر کے بت سارے توڑ

یارب! جب میں نعت کہوں

میرے کام کو دے اخلاص اور پاکیزہ کر ادراک
میری فکر کا غازہ بنے پائے رسولِ امم کی خاک

یارب! جب میں نعت کہوں

صالح سوچ کے پھول کھلیں ہونٹ کریں جب ان کی بات
میرا عمل بن جائے قلم علم مرا بن جائے دوات

یارب! جب میں نعت کہوں

قریہ قریہ رونق ہو سنت کی پھلواری سے
روح مری آباد رہے اس کی خدمت گاری سے

یارب! جب میں نعت کہوں

جن لمحوں میں نعت کہوں رک جائیں وہ سب لمحات
عجز و نیاز میں غرق رہیں میرے دل کی کیفیات

یارب! جب میں نعت کہوں

اکتوبر ۱۹۸۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرسلِ خاتم سے پہلے ہر سُو جمود کی حالت تھی
سہمی کھڑی تھیں دیواریں ستم رسیدہ عمارت تھی
شرک کا شور شرابہ تھا اور مجبور سماعت تھی
مضحکہ خیز تھا ہر خاکہ طنز آمیز سی صورت تھی
بحر و بر میں تھا طُوفان برپا ایک بغاوت تھی
موت وہاں پر تھی سَستی جینا ایک حماقت تھی
ایک حقیقت تھی ذلت عزت صِرف کہاوت تھی
شہر میں شر کا شُہرہ تھا گُم سُم خَیر سلامت تھی
گندے فُنونِ لطِیفہ تھے بد بُو دار ثقافت تھی
حق سے شناسا کیوں ہوتی اندھی اندھی بصارت تھی
حفظِ امانت تھا معدُوم چہرہ چھپائے دیانت تھی

خُود داری کا تھا فُقدان　　کِس کے پاس یہ دولت تھی؟
دِل کو چھلنی تھی کرتی　　نِشتر گویا خطابت تھی
بَد گو فقرے کستے تھے　　کِتنی بے بَس عورت تھی
باطِل ہی ہر جائی تھا　　کِس کو حق سے رَغبت تھی
سُود پہ منڈی تھی چلتی　　دھوکہ دہی کی تجارت تھی
دین کا حُلیہ بگڑا تھا　　اور مفقود شریعت تھی
جوہرِ قابِل تھا لیکن　　بُزدِل اس کی ذہانت تھی
ہونٹ پہ سچ کا پھُول کھلے　　اس میں کب یہ جسارت تھی؟

O

آپؐ سے غنچے چٹکے ہیں　　کب غُنچوں میں لطافت تھی؟
آپؐ سے جذبے نِکھرے ہیں　　کب جذبوں میں نفاست تھی؟
آپؐ سے نیکی طاقت وَر　　ورنہ ! اِس میں نقاہت تھی
آپؐ نے دی میزان اِسے　　بے اِنصاف عدالت تھی
آپؐ نے بخشا امن انہیں　　لڑتا سب کی عادت تھی

آپؐ نے دی تہذیب اسے آوارہ شہریت تھی
آپؐ نے بھائی چارہ دیا سب میں گہری عداوت تھی
اِس کو عزت آپؐ نے دی کب تخفیضِ شرافت تھی ؟
منزل کے آثار ملے بھٹکی ہوئی قیادت تھی
لمحوں کو تنظیم مِلی بِکھری بِکھری ساعت تھی
کیسے شکر نہ کرتا قلم اس کا مُقدّر مِدحت تھی

نومبر،1989ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہ منادِ صفا بن کر وہ مصباحِ حرا بن کر
ہدایت کی ضِیا بن کر وہ رحمت کی گھٹا بن کر

ہوئے معبوث دنیا میں

وہ آئے تو زمانے کا مقدر ہو گیا اچھا
وہ آئے تو شریعت کا یہاں جاری ہوا سکہ
سعادت کی ندا بن کر وہ رحمت کی گھٹا بن کر

ہوئے معبوث دنیا میں

اُنہی کا نامِ فرحت زا دُکھوں میں چین دیتا ہے
اُنہی کا دینِ قیم ہے جو بحراں سے مبرّا ہے
وہ رحمت کی گھٹا بن کر دل و جاں کی شفا بن کر

ہوئے معبوث دنیا میں

مٹی ظلمت جہالت کی — انہوں نے جب قدم رکھا
انہی کے قلب پر حق نے — خلاصہ وحی کا لکھا
وہ رحمت کی گھٹا بن کر — براہیمؑ دُعا بن کر

ہوئے معبوث دنیا میں

مقام و مرتبہ ان کا — نہ کوئی کر سکا حاصِل
انہی پر خیر کی قدریں — ہوئی ہیں سب کی سب کامِل
وہ رحمت کی گھٹا بن کر — اِک اللہ کی عطا بن کر

ہوئے معبوث دنیا میں

اُنہی سے نوعِ اِنساں کو — ملا ہے جذبہ اُلفت کا
اُنہی سے سارے ذہنوں کو — ملا ہے حُسن عِفت کا
وہ رحمت کی گھٹا بن کر — شمیمِ جاں فزا بن کر

ہوئے معبوث دنیا میں

محامِد اُن کے ہیں بے حد　　محاسن اُن کے بے پایاں
ہر اِک معیاری شخصّیت　　انہی کے خُلق سے تاباں
وہ رحمت کی گھٹا بن کر　　شرافت کا لوا بن کر
ہوئے معبوث دنیا میں

جمادی الاخریٰ ۱۴۱۶ھ۔ اکتوبر ۱۹۹۵ء

صلی اللہ علیہ وسلم

ہم کو بتائے رَب کی بات
پیارے نبی ؐ کے لَب کی بات
ہراک بات کا سَر نیچا
سب سے اُونچی رَب کی بات

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تہ بہ تہ اضطراب کا چہرہ سانس جیسے عذاب کا چہرہ
بے نوا روح کے بدن پر تھا بے یقیں سے سراب کا چہرہ
ہر کرن کا وجود زخمی تھا مسخ تھا آفتاب کا چہرہ
پیڑ جیسے صلیب ہو ساکت شاخ اوڑھے تھی خواب کا چہرہ
سائے لرزاں تھے خود شناسی سے کور تھا احتساب کا چہرہ
مسلی کلیاں زمیں پہ بکھری تھیں پیلا پیلا شباب کا چہرہ
بامِ سدرہ سے ارض پر اترا وحی کے ماہتاب کا چہرہ
ڈھل گیا الیقین کی ضَو سے ہر حضور و غیاب کا چہرہ
جاگ اٹھیں شعور کی آنکھیں پڑھ کے اُمُّ الکتاب کا چہرہ
اَن پڑھوں کو سکھا گیا اقراء ایک اُمّی جناب کا چہرہ

جاگتے دن کا ہم سفر ٹھہرا — صدق کے آفتاب کا چہرہ

ہوگئی آیہ ''فَاِنّی قَرِیْب'' — خواہشِ مستجاب کا چہرہ

بندگی بن گیا سر تاپا — زندگی کے نصاب کا چہرہ

سیدھا ہاتھوں پہ رکھ دیا کس نے؟ — آدمی کی کتاب کا چہرہ

فکر سے جھاڑ کر غبارِ جہل — تمتمایا گلاب کا چہرہ

ہر صداقت کی آبرو ٹھہرا — آں رسالت مآبؐ کا چہرہ

کھل گیا ہے سوئے حرم آخر — خیمۂ جاں کے باب کا چہرہ

۱۴۲۰ھ۔۱۹۹۹ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام انؐ پر کہ جن کے نام کا طغریٰ
بنائے ظلمتوں کو نُور کا بُقعہ

سلام انؐ پر کہ جن کی رحم دل باتیں
سکُوں پرور بنا دیں کرُب کی راتیں

سلام انؐ پر کہ جن سے شاخِ گل تازہ
چمن میں کھول دے خوشبو کا دروازہ

سلام انؐ پر کہ جن کے دین کا رستہ
مبارک ، امن پرور ، عافیت افزا

سلام انؐ پر جو غیروں کی بھی جدول میں
مقامِ امجد و ارفع کی کرسی لیں

سلام ان پر کہ جن سے قلب کا غنچہ
کھِلے جیسے گلستاں میں گلِ رعنا

سلام انؐ پر کہ جن سے حسن کا چہرہ
سجائے رکھتا ہے اعفاف کا سہرا

سلام انؐ پر کہ جن کی باوفا یادیں
گھروں میں پھول بشّاشت کے مہکادیں

سلام انؐ پر کہ وصف انؐ کے کہے اللہ
مقام انؐ کا ہے سب سے افضل و اعلیٰ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طلوعِ نور و رُشد کا حسیں شَفَق مِرے رسول
کھلا دیئے ہیں شاخ شاخ آپؐ نے ہی سچ کے پھول
صحائفِ مُقدسہ کا رنگ اُبھارا آپؐ نے
کیا ہے رَبِّ پاک نے انھی پہ وحی کا نُزول

مقاصدِ حیات کو بلند آپؐ نے کیا
تُوکّل و قنُوت کو پسند آپؐ نے کیا
فُسُوق تھا ،فُجُور تھا، عَناد تھا، فتور تھا
گُنہ کی چَور کوٹھڑی کو بند آپؐ نے کیا

صداقتوں کا ہونٹ کو زمیل آپؐ سے ملا
وفا کو عہد کا حسیں مِثیل آپؐ سے ملا
شکُوک سے اَٹا ہوا فواد کا جہان تھا
اسے یقیں کا تمغۂ جمیل آپؐ سے ملا

نوازا ربِّ پاک نے رسول کیسی شان سے
جہاں میں گونجتا ہے نام آپؐ کا اذان سے
محبتِ رسول کا تقاضا ہے یہ اُمتی
گزر صلوٰۃ کی ادائیگی کے امتحان سے

بہار اُخوّتوں کی آئی آپؐ ہی سے دہر میں
مخیّرانہ عادتوں کا تذکرہ ہے شہر میں
اناس و جن آپؐ کی قیادتِ مفیض میں
سپاس و حمد خواں ہیں سب سعادتوں کی لہر میں

لکھا ہے لوحِ زیست پر شرافتوں کے نام کو
دیا پیامِ حق فروغ آپؐ نے انام کو
ثواب کا تصورِ جمیل آپؐ سے ملا
کیا ہے خیر یاب زندگی کے گام گام کو

قلوبِ نوعِ آدمی کو دیں سکھایا آپؐ نے
ذلالتوں کی دلدلوں سے آ بچایا آپؐ نے
جو ربِّ عالمیں کے ہاں صراط مستقیم ہے
مسافرِ حیات کو وہی دکھایا آپؐ نے

جہالتوں کے جنگلوں میں غرق تھی معاشرت
دروغ و مکر کے قفس میں قید تھی معاملت
صداقت و امانت و صلاح کے شعور سے
بڑھائی آپؐ نے یہاں بشر کی قدرومنزلت

شعاعِ نور پھوٹی پھر عقیدتوں کے بام سے
ہوئے ہیں باغ باغ دِل مسّرتِ دوام سے
سماعتوں نے قلب میں اتارا نام آپؐ کا
خراج دوں عساکرِ تحیۃ و سلام سے

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپؐ کی سیرت اعظم اعظم قولاً فعلاً اکرم اکرم
آپؐ کی شفقت لمحہ لمحہ آپؐ کی رحمت پیہم پیہم
آپؐ سے مہکا باغِ اُخوّت خوشبُو خوشبُو ، موسم موسم
آپؐ کے فَیض کے زیرِ اِحسان حَوّا حَوّا، آدم آدم
آپؐ سے پہلے گیسوئے ہستی بِکھرے بِکھرے، برہم برہم
آپؐ کا کلمہ لَب لَب جاری آپؐ کا نُور ہے عالَم عالَم
آپؐ کے نقشِ پا کے مقابل ہر اِک نقش ہے مدّھم مدّھم
آپؐ سے حاصِل ہَر رشتے کو مہر و وفا کی شبنم شبنم
آپؐ کے دَر پر انسانیت آ کے پکارے مرہم! مرہم!
آپؐ سے چلنا سیکھے اِنساں پاؤں مِلا کر باہَم باہَم
آپؐ سے ہے توحید کا چرچا پُورب پُورب ، پچھّم پچھّم
آپؐ سے ٹھہری شِرک کی ہَیئت بے کَل بے کَل، بے دَم بے دَم
آپؐ کی حُجّت ، بَین بَین آپؐ کی رائے اَقوَم اَقوَم

آپؐ کے دیں کے سوا ہر مذہب اُلجھا اُلجھا مبہم مبہم

آپؐ کی سنت پر جو چلے تو سُدھرے بے شک، آدم آدم

آپؐ کے دم سے جگمگ جگمگ مُصحفِ دِین کا کالم کالم

آپؐ کے فیصلے عدل کا جھومر سچائی کے ہم دم ہم دم

آپؐ نے قلبِ سلیم کو بخشے جذبے، ارادے، محکم مُحکم

آپؐ سے کُفر کا جِسم بریدہ بہرا بہرا، اَبکم ابکم

آپؐ کی حِکمت والی باتیں فوز و فلاح کا سنگم سنگم

تہذیب آپؐ کی زندہ زندہ اور سبھی ہیں بے دم، بے دم

آپؐ سے باطل کی پسپائی حق کا اونچا پَرچم پَرچم

یوں تو لاکھوں رسول آئے ہیں آپؐ کی طاعت اَقدَم اَقدَم

آپؐ کی یادیں رکھنا یارب آنکھ کے گوشے پُرنم پُرنم

نعت کا ہو ہر لفظ مُؤدّب تیرے حضور میں اسلم اسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَحمۃ لِلعالمیں کے حُسنِ سیرت پر سلام
نخلِ احسان و عطا ، صبحِ شرافت پر سلام

لحظہ لحظہ جس سے حاصل رُوح کو بالیدگی
ان کی تعلیمِ مساوات و اخوت پر سلام

جیسے سُورج کی شعاعوں کا جہاں میں ہو نزول
ویسے دنیا میں برسنے والی رحمت پر سلام

اَمن کی بادِ سحر چلتی ہے جس کے ساتھ ساتھ
ان کے پیغامِ مواخات و محبت پر سلام

دشمنانِ جان کو بھی جس نے بخشی ہے اماں
حاصلِ صبر و تحمل کی روایت پر سلام

جن کے ارشادات ہیں رُشدو ہدایت کا نچوڑ
ان کے بے پایاں تدبرّ اور فراست پر سلام

جس کا کرتے آئے ہیں دشمن بھی دل سے اِعتراف
اس صداقت ،اس عدالت ،اس شجاعت پر سلام

جو سمندر سے زیادہ ہے عمیق و بے کنار
غم گسارِ بے کساں کی اس سخاوت پر سلام

کوئی دِن ہو، کوئی موسم ہو، رہے پت جھڑ سے دُور
لمحہ لمحہ نکہت افشاں ، انؐ کی سنت پر سلام

۷نومبر۱۹۸۹ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپؐ کی آمد صبحِ حیات
نُور و مِصباح و مِشکوٰۃ

آپؐ آئے تو ختم ہوئی
ظلم و سِتم کی کالی رات

نِکھرا دُنیا کا ماحول
ہو گئے اُجلے اِحساسات

آپؐ نے آکر عام کیے
معقولات و معروفات

آپؐ کے فَیض سے ہم کو ملے
سچے رَب کے اِنعامات

آپؐ نے اس کو سلیقہ دیا
ورنہ تھی آوارہ حیات

آپؐ نے عفت میں ڈھالے
مَیلانات و رجحانات

آپؐ کا پیارا پیارا نام
آپؐ کی خُوب ترین صِفات

آپؐ کے پیروں کی مٹی
جیسے تاروں کی بارات

آپؐ کے خادم پر رحمت
جیسے ساون میں برسات

آپؐ سے پائے فہم و شعور
عقل و حکمت والی بات

چھوٹے بڑے پر اِک سی نظر
آپؐ کی مجلسِ خاص کی بات

بخششیں ترقی اور تعمیر
آپؐ کے سارے اِرشادات

بارگہِ اقدس میں آئیں
اذنِ شفا لینے جنّات

روشن صبح کا دے پیغام
پاک مدینے کی ہر رات

آپؐ کا عالم گیر پیام
اور آفاقی تعلیمات

آپؐ کے نام سے گونجتے ہیں
اپنی زمیں کے سب دن رات

آپؐ کی یاد سکوں خیمہ
جس سے ٹلتی ہیں آفات

گنبدِ خضریٰ چُومے آنکھ
یارب آئیں ! وہ لمحات

آپؐ کی یاد کی آئی نسیم
مہکے سلامی کے باغات

آپؐ کے نام نامی پر
صد آداب و تسلیمات

گھبراہٹ کی دنیا میں
آپؐ کی پیروی صرف نجات

آج بھی دشمن بیٹھے ہیں
چاروں سمت لگائے گھات

اُٹھ حسّانؓ کی کر تقلید
دِیں کے دفاع میں لکھ ابیات

اِلّا اللّٰہ کی ضرب لگا
توڑ دے سارے لات و منات

نومبر، ۱۹۸۷ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم بات کریں اُن کی یہ بات رہے اچھی
ہر روز چمک اُٹھے ، ہر رات رہے اچھی

ممدوح رہے طَیّبہ اظہارِ عقیدت کا
الفاظِ شکستہ کی اوقات رہے اچھی

ضَو اُس کی اُتر آئے کردار کے گلشن میں
سیرت کی شُعاعوں کی برسات رہے اچھی

جو قلب کے طائر کو تعلیمِ شفا بخشے
ہونٹوں پہ وہ ترتیلِ آیات رہے اچھی

گر زیست کی منزل کی ظلمت کو مٹانا ہے
فرمانِ رسالت کی مشکوٰۃ رہے اچھی

آثارِ صحابہ ہی دروازۂ حکمت ہیں
مومن کے لئے یہ ہی خیرات رہے اچھی

آئینۂ سُنت میں خُود بینی کے عادی ہوں
ہاں ایسی ہی ترتیبِ لمحات رہے اچھی

گلزارِ شریعت کی خوش بو میں بسیں ہر دم
اَعضا کے لئے یہ ہی سوغات رہے اچھی

جب ان کے شمائل سے محسوس تغافل ہو
ہم بات کریں ان کی یہ بات رہے اچھی

۲۲دسمبر۱۹۹۳ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیک اسلوب ہیں صفحۂ دہر میں — الّٰلہیٰ خوب ہیں صفحۂ دہر میں
احمد و حاشر و ماحی و محتشم — کتنے محبوب ہیں صفحۂ دہر میں
وہ ہیں محمود، عاقب، رؤف و رحیم — نیک ملقوب ہیں صفحۂ دہر میں
تاقیامت پیامِ رُسُل کے فقط — آپؐ مندوب ہیں صفحۂ دہر میں
اُن کی الفت، اطاعت، شفاعت کے باب — سب کو مطلوب ہیں صفحۂ دہر میں
ہر اِک انسان کو دعوتِ خیر دیں — راہبر خُوب ہیں صفحۂ دہر میں
وَحیِ قرآن و فرقان کے وہ فقط — ایک موہوب ہیں صفحۂ دہر میں
اَمن و صُلح و حیا و سخا و کرم — اُن سے منسوب ہیں صفحۂ دہر میں
دینِ قیم کے ہر سَمت پرچم بلند — غیر مغلُوب ہیں صفحۂ دہر میں
مُنحرف ان کی سنت سے جتنے بشر — رَب کے معتوب ہیں صفحۂ دہر میں
جِن کے ہاتھوں میں ہیں تیرِ ظُلم و سِتم — وہ ہی مصلُوب ہیں صفحۂ دہر میں

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپؐ کا نامِ پاک / سچ کا اک مضمون

آپؐ کی رحمت کا / یہ عالم مرہُون

آپؐ سے ضَوٗ بردار / یہ رُبعِ مَسکُون

آپؐ مزاجِ خیر / شرحِ ہر مَوزُون

آپؐ اِحسانِ عظیم / آپؐ کے ہم مَمنون

آپؐ کا لفظ جمیل / تا بہ اَبَد قانُون

آپؐ کا کارِ سلیم / مشرُوع و مسنُون

آپؐ کی آمد خُوب / صلح و سلام ، سکُون

آپؐ کی سچی بات / باطلِ سب مادُون

آپؐ کی نیک حیات / مسعود و مَیمُون

آپؐ سے عِلم کی لاج / عزت مند فُنون

آپؐ کا دورِ سعید — بے شک خیرِ قرون
آپؐ کا پیرو کار — ہر غم سے مصئون
آپؐ سے چکنا چور — ہر شر کا افسون
آپؐ سے زندہ رُشد — جس سے بدی مدفون
آپؐ سے زہد جوان — صالح شکر کا خُون
آپؐ سے ہے محفوظ — اکرامِ خاتون
آپؐ کا خُلقِ عظیم — ایک بلند ستُون
آپؐ کے سب اَصحاب — امتِ خمادون

صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ کی مجلس میں شامل
اہلِ علم بھی کورے بھی
آپؐ کی خدمت میں حاضر
کالے بھی اور گورے بھی

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خُلق و خلقت میں سب سے بھلے آپؐ ہیں
بعد رَب کے ہر اِک سے بڑے آپؐ ہیں
نارسا سوچ ہے ہاتھ باندھے کھڑی
مدح کی ہر ادا سے پرے آپؐ ہیں
جِن و انس و مَلک کا گروہِ کثیر
جس کی توصیف و مدحت کرے آپؐ ہیں
آپؐ کا ہر قدم روشنی کا سَفیر
اَمن کو جن سے چوگا ملے آپؐ ہیں
آپؐ خوشبو کی مانند اِحساس میں
باپ ، ماں سے زیادہ سگے آپؐ ہیں
آپؐ سے عِلم ٹھہرا حقیقت پسند
بات میں جن کی حِکمت پلے آپؐ ہیں

ارضِ تہذیب ویران و بنجر تھی یاں
جن کے ہاتھوں سے دریا بہے آپؐ ہیں
آپؐ کے نام سے رات دکھ کی فنا
جن کے دم سے شفا دن چڑھے آپؐ ہیں
نیکیوں کے قدم سُست رَو تھے یہاں
دینے والے انہیں حوصلے آپؐ ہیں
ایک اَبرُوْ اشارے سے دو نیم چاند
جن سے پتھر بھی باتیں کرے آپؐ ہیں
زندگی آپؐ کے نام سے خیر یاب
وقت بھی ساتھ جن کے چلے آپؐ ہیں

1988ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اٹھے نہ جبیں اپنی بس یہ ہی دعا کرنا
جب ان کی مساجد میں تُو سجدے ادا کرنا

دربارِ رسالت میں جب جانا مقدر ہو
نیچی تُو نظر رکھنا اونچی نہ صَدا کرنا

قرآں کی تلاوت کو ہونٹوں پہ سجا لینا
ہر حُزن و مصیبت سے دل اپنا رِہا کرنا

جِس حَد پہ لگا دی ہیں باڑیں مِرے ہادیؐ نے
اَے رَخشِ عمل میرے اُس حَد پہ رُکا کرنا

اقرارِ اَلَسْتُ کو ہر دِل میں اُتارا ہے
سکھلایا انہوں نے ہی وعدوں کو وفا کرنا

صِرف ان کا مدینہ ہی تسکین کا مخزن ہے
یثرب نہ اِسے کہنا ایسی نہ خطا کرنا

وہ رَحمتِ عالم ہیں شفقت ہے مزاج اُن کا
مسکینوں یتیموں کو دَھکے نہ دِیا کرنا

تصدیقِ رسالت میں جو لفظ مُرتب ہوں
ان لفظوں میں تُو روشن فانوسِ حِرا کرنا

تذکارِ نبوّت سے آنسو جو چھلک اُٹھیں
اُن ہی کی رفاقت میں ہر نعت لکھا کرنا

تڑپائیں تجھے یادیں جب رَب کے مبشّر کی
تو تازہ تصوّر میں اعلانِ صفا کرنا

ان جاگتی آنکھوں میں بستا ہے جمال ان کا
ان آنکھوں کو رب میرے دید ان کی عطا کرنا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

۲۸ جولائی ۱۹۹۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پھول نعتوں کے چُنے زِینت بڑھی قرِطاس کی
ڈھل گئی اَشعار میں پاکیزگی اِحساس کی

جاں لگی اٹھکیلیاں کرنے رجا کے شہر میں
ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی زنجیر بیم و یاس کی

آپؐ کے نقشِ قدم ہیں اِک مثالی لائحہ
کیسے بھائے گی دمک اب گوہر و الماس کی

کاتبِ قدرت کی تائید آپؐ کے ہے ہم رکاب
گرد بن کر اُڑ گئیں تدبیریں سب خنّاس کی

سب سے آخر میں صدارت کے لئے آئے ہیں آپؐ
انبیاء سے بھر چکی تھیں کرسیاں اجلاس کی

قصرِ ربانی کے زینے پر یہ اِنساں آگیا
آپؐ نے بخشی ہمیں پہچان اِلٰہ النّاس کی

آپؐ استادِ گرامی حضرتِ اِنسان کے
آپؐ کے ذِمّے ہوئیں تربیتیں انفاس کی

آپؐ نے فرمایا خوش حالی سے ہم کو ہم کنار
کاٹ کر ارضِ معیشت سے جڑیں اِفلاس کی

کر کے سِینوں میں فروزاں نورِ قرآنِ مجید
کاٹ ڈالی آپؐ نے اِک اِک کڑی وَسواس کی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خوب سیرت ہیں آپؐ — خُوب صورت ہیں آپؐ
با حیا ، با وفا — نیک عادت ہیں آپؐ
آنکھ کا نُور ہیں — دل کی فرحت ہیں آپؐ
خیر کے پیش رَو — مِہرِ جنّت ہیں آپؐ
عِلم کی روشنی — شہرِ حکمت ہیں آپؐ
انبیا نے جو دی — وہ بشارت ہیں آپؐ
بہترین آدمی — جانِ عِفّت ہیں آپؐ
ہر بَشر کے لئے — ابرِ رحمت ہیں آپؐ
مرکزِ نعت آپؐ — جانِ مِدحت ہیں آپؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے مصطفیٰ اُمّی بن کے آئے
وہ ہر عہد کی زندگی بن کے آئے

جمال اَحدیّت کا اُتارا دلوں میں
وہ ظلمات میں روشنی بن کے آئے

وہ خُوشبو سے بڑھ کر بکھیریں تبسم
وہ بارش سے بڑھ کر سخی بن کے آئے

جو جذبے تھے مُردہ ، نہتّے تھے بازو
سب اُن کی بدولت قوی بن کے آئے

کتابِ شرافت کا پُر نُور چہرہ
صداقت کا اسمِ جلی بن کے آئے

رسالت کے ایواں کی فخرِ دو عالمؐ
زمانے میں اِینٹ آخری بن کے آئے

مقدّس وَرَق اُن کی تعلیم کے سب
عتیق و علی و غنی بن کے آئے

محبت رسولِ مکرّم کی دل میں
دل و جاں کی پاکیزگی بن کے آئے

جمالِ سلام و صلوٰۃ و تحیّۃ
لبوں پر دمیدہ کلی بن کے آئے

۱۹۸۷ء

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپؐ مکرّم ، مُزّمّل، مدّثّر، اور محبوب
آپؐ سے اچھا کوئی نہیں ہے دُنیا میں ملقُوب

آپؐ کے ہاتھ سے محشر کے دن مجھ کو ملے مشروب
جن سے وفا کی تڑپ ہے یا رب دنیا میں مطلوب

آپؐ نے بخشا ہم کو جینے کا کامِل دستُور
آپؐ نے ہم کو سمجھایا ہے ہر خُوب و نا خُوب

تہذیب و اَقدار کا آپؐ نے اونچا کیا معیار
آپؐ نے ہم کو سکھائے تمدن کے اچھے اسلُوب

قلب و نظر کو آپؐ نے بخشا تقویٰ کا ملبوس
اور بنائے حواسِ خمسہ عِفت کے مندوب

جس کے نام لکھی ہے رب نے اسرا کی تفصِیل
آپؐ ہیں ربّ اَرض و سما کے وہ عبدِ محبوب

دُنیا میں ہے اچھائی کی وہ اِک زندہ مثال
آپؐ کے نقش پا سے جس کی عادت ہے منسُوب

ہر خطرے سے بے پروا ہے آپؐ کا عدل اِنصاف
جو گمراہیِ فکر و نظر کو ٹھہرائے معتوب

آپؐ کی رحمت، چاہت، الفت جس کا کرے دفاع
حرص و ہوا کے طوفاں سے وہ کیسے ہو مغلوب

حُسن و خُلوص کے اشکوں سے یہ لکھا جائے کاش
آپؐ کے شہر کی ٹھنڈی ہوا کے نام مرا مکتوب

حمد و نعت کی وادی میں ہے اپنا آج نُزول
رَب سے دُعا ہے چڑھتا سورج ہرگز ہو نہ غُروب

نومبر ۱۹۸۷ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرسلِ دیں، نیک صُورت، نیک فطرت، نیک حال
خُوش شعار و خُوش نوال و خُوش جمال و خُوش مقال
جِن کی سیرت نے بنایا منکروں کو معترف
جن کی دے سکتی نہیں تاریخ کوئی بھی مثال
محوِ حیرت جِن کی دانش پر ہیں اہلِ آگہی
مخزنِ عِلم و تفکر ، سرحدِ اَوج و کمال
نام لیوا آپؐ کے ہیں وارث وصفِ یمیں
منحرف جو اِس سعادت سے وہ اَصحابِ شمال
آپؐ کا ہے مکتبِ فکر و عَمل ہر دل عزیز
جس نے پیدا زندگی میں کر دیا حسن و جمال

آپؐ کی سیرت کے دھندلے ہو نہیں سکتے نُقوش
آ نہیں سکتا کبھی ان کی صداقت کو زوال

آپؐ نے آوارگی کی کاٹ دی آکاس بیل
راست راہوں پر چڑھا پرواں چمن کا ہر نہال

فرد و جمعیت کی بے شک ہر خرابی دور کی
آپؐ نے بخشی ہے شہریت کی کیا اچھی مثال

آپؐ کی زیرِ قیادت سجدہ ہو جائے ادا
بھاگ جائیں دل سے دُنیا کے سبھی حُزن و ملال

آپؐ کی باتیں ہوئی ہیں جن دلوں پر مُرتَسم
انقلابِ دہر کا ان پر تاثّر ہے محال

آپؐ کا اُسوہ ہے اِنساں کے لئے نورِ حیات
آپؐ کی ہی پیروی میں ہے مسلماں کا کمال

1979ء

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حریمِ رسالت کے میر آپؐ ہیں
ہر اچھے عمل کے دبیر آپؐ ہیں
عدالت نے پائی بقا آپؐ سے
شرافت کا شمسِ زہیر آپؐ ہیں
حدیث آپؐ کی دین کا لائحہ
خرد مند و اذکیٰ ضمیر آپؐ ہیں
شفق، چاندنی ، افتراح ، ابتسام
سکون و اماں کی عبیر آپؐ ہیں
ہوئی جس سے ظلمت زمانے کی دُور
وہ بے شک سراجِ منیر آپؐ ہیں

جو اللہ ہے ماں سے زیادہ شفیق
اُس اللہ کے سچّے سفیر آپؐ ہیں

لوا حَمد کا جس کے ہاتھوں میں ہے
وہ محبوبِ رَبِّ قدیر آپؐ ہیں

کرے شاہی اللہ کی تسلیم جو
اس اِنساں کے حق میں بشیر آپؐ ہیں

جو کُفران و طُغیان پر ضِد کرے
اس اِنساں کے حق میں نذیر آپؐ ہیں

جو شفقت تلطُّف سے بھر پُور ہے
جہاں میں وہ ابرِ مطیر آپؐ ہیں

طلب ہے جسے قربِ رحمان کی
اسی کے لئے ناگزیر آپ ہیں

دسمبر 1987ء

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حشر تک انساں پڑھے گا ہادیِ دیں کا نصاب
نُور پاشی دہر میں کرتی رہے گی اَلکتاب

اُن کا کردارِ مُقدس ایک اَنمِٹ نقش ہے
دے نہیں سکتی کوئی تاریخ بھی جِس کا جواب

اس زمیں سے سِدرہ تک مقبول ہے تُو کون ہے؟
مُرسلِ حق کے سِوا کس نے یہ جیتا اِنتخاب

مُرسلِ حق نے ہی کی تربیتِ کردار و فِکر
اُن کی سیرت سے ہوئیں اخلاق قدریں فیض یاب

عَفو کے اَنفاق کی ترغیب دے کر قلب کو
اِقتصادی زندگی کا نُسخہ بخشا کام یاب

مشکلیں افراطِ زر کی سب کی سب مفقود ہوں
گر کرے انسانیت علمِ نبیؐ سے اکتساب

گورے کالے کو انہوں نے بخشے بنیادی حقوق
امنِ عالم کے پیامی وہ رسولِ مستطاب

مشرق و مغرب کے قصے ختم کر ڈالے تمام
ساری دُنیا کو دیا ہے ایک دین اور اِک کتاب

اُن کی سیرت ،اُن کی صورت ، جوہرِ خُلقِ عظیم
ان کا اُسوہ ٹھہرا ہر اچھے عمل کا اِنتساب

قُم بِاذنِ اللہ سے مُردہ دل ہوئے زندہ تمام
دہر میں توحید کا لائے مکمل انقلاب

اُن کی تعلیم شفا دے اِن کو کامِل عافیت
آدمیت کو ہیں لاحق جتنے حُزن و اِضطراب

اُن کی رحمت سے مِلا پس ماندہ طبقوں کو سکوں
آمدِ مسعود ان کی واقعی رحمت مآب

رسم کے ہر شہر میں معروف کو بخشا فروغ
اشتہارِ فحش و منکر سے سکھایا اجتناب

ان کے ہونٹوں سے جنہوں نے سیکھا ہے قرآن پاک
آسمانِ زہد و تقویٰ کے وہ روشن ماہتاب

جن دعاؤں میں درودوں کی ہو خوشبوئے لطیف
رب کے ہاں ہوتی ہیں بے شک وہ دعائیں مُستجاب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَشرف، اَکمل، اَفضل اَخیر مَاشَاءَ اللہ، مَاشَاءَ اللہ!
زَیّن، طَیّب، اَقدس، اَطہر مَاشَاءَ اللہ، مَاشَاءَ اللہ!
ہر بہتر سے بڑھ کر بہتر
مَاشَاءَ اللہ، مَاشَاءَ اللہ!

ذِکر نبیؐ کا اَحسن اَحسن خوشبو جس کی گُلشن گُلشن
روشنی جس کی آنگن آنگن برکت جس کی دامن دامن
چرچا اس کا دیکھو گھر گھر
مَاشَاءَ اللہ، مَاشَاءَ اللہ!

درباں کوئی ہے نہ پیادہ لشکر ان کا سب سے زیادہ
تن پر ہے پوشاک بھی سادہ سب کی خدمت کو آمادہ
شب کو لگائیں خاک پہ بستر
مَاشَاءَ اللہ، مَاشَاءَ اللہ!

دِین ہے ان کا دینِ فطرت مومن، مامن، ضامنِ رحمت
الفت، برکت جس کی بدولت پیار، محبت، شفقت، رافت
اَقدم اَغلَبْ ہر اِک دِیں پر
مَاشَاءَاللّٰہ، مَاشَاءَاللّٰہ!

عادت سادہ، صورت بھولی پکا وعدہ، سچی بولی
اچھائی ان کی ہم جولی ان پر ہر شے وارِی گھولی
اُجلے اُجلے باہر اندر
ماشاءَاللّٰہ، مَاشَاءَاللّٰہ!

قائدِ برکت، نیک مقدر والیٔ نعمت، فقر کے افسر
اعلیٰ سیرت، محنت خُوگر مشفِق والد، اچھے شوہر
کاملِ انساں گھر کے اندر
مَاشَاءَاللّٰہ، مَاشَاءَاللّٰہ!

ژرف نگاہیں، قلب بریشم باتیں میٹھی، غصہ شبنم
ہونٹ شگفتہ، لہجہ مدھم بدلہ نیکی، خُلق مکرم
عطر پسینہ، نُوریں پیکر
مَاشَاءَاللّٰہ، مَاشَاءَاللّٰہ!

جوئے رحمت ، شفقت کا یَم حِلم کا دریا، خَیر کا قُلزم
مہر کا بادل، رُفق کا زمزم بارش عَفو کی برسے چھم چھم
لُطف وعنایت کا وہ سمندر
مَاشَاءَاللہ، مَاشَاءَاللہ!

اُن کی صفتیں حد سے بڑھ کر کیسے کہوں میں نعتِ پیمبر
یوں تو کیا ہے چارہ اکثر برتر ہے توصیف کا دفتر
لیکن میری زباں ہے کم تر
مَاشَاءَاللہ، مَاشَاءَاللہ!

دسمبر 1980ء

صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصطفےٰ سرتاجِ مِلت مقتدائے ہر زمن
ہے جنہیں بہبودیِ آدم کی ہر لمحہ لگن

جن کو دشمن نے کیا شعبِ ابی طالب میں قید
پھر بھی اعلانِ وفا کرتے رہے سِرّ و علن

قلب و جان و دست و بازو، علم و فکر و اکتساب
ہر گھڑی تبلیغِ حق میں قوت ان کی تھی مگن

راہ میں کانٹے بچھائے اوجھ ڈالی پیٹھ پر
پھر بھی دشمن نے نہ دیکھی انؐ کے ماتھے پر شکن

مِل گئی انسان کو طوق و سلاسل سے نجات
اُنؐ کی بعثت اک عظیم احسانِ ربِّ ذوالمنن

جھوٹ کے پردوں میں پنہاں تھے فریبی دائرے
مصطفٰےؐ نے دی انہیں صدق و دیانت کی پھبن

بے نواؤں کی نوا کو بخشا آہنگِ بلند
نالۂ مظلوم کو آہِ رسا کا پیرہن

کون سی محفل رہی تبلیغِ دیں سے بے خبر
انؐ کی دعوت کے ہیں شاہد شہر و دہ، کوہ ودمن

مژدۂ نصرت وہ لائے اہلِ ایماں کے لیے
ہوگئی انسانیت پھر راہِ حق پر گام زن

انؐ کی باتوں سے ہے الفاظ مؤدب کی حیات
حفظِ ناموسِ حیا کا ہے امیں انؐ کا سخن

اُن کی خاکِ پا سے لے جاتی ہے خُوشبو بادِ صبح
اُنؐ کی گلیوں سے اڑ الیتا ہے بُو مشکِ خُتن

وادیِ دل میں نہیں کھلتے گلاب ان کے بغیر
رہتے ہیں بے رنگ و بُو ایمان کے سَرْو وسَمن

اُن کے طے کردہ اصولوں پر رہے جن کا وقوف
آئے گی کیوں کر قریب ان کے عزائم کے تھکن

حُزن و غم کو کر دے پسپا انؐ کی چاہت کا وفور
اُنؐ کی طاعت باعثِ انعامِ ربّ ذوالمنن!

رحمتوں کے دستخط نے بخش دی ان کو اماں
خوش نصیب آئے جو اُنؐ کے دائرے میں مرد وزن

کوچۂ دل میں چلی آتی ہے ایسے اُن ؓ کی یاد
آئے اٹھلاتی ہوئی جیسے شمیمِ نسترن

اُن ؓ کے پیغامِ اخوت کو بہ دل اپنائیے
مسکرائے گا بفضل اللہ حصارِ دشت و بَن

پھر جلیں گے ہر طرف مہر و مروت کے چراغ
مٹ کے رہ جائیں گے نفرت کے سبھی زاغ و زغن

پھر کریں گے کُوچ مسلمِ قافلے بہرِ جہاد
پھر رواں ہو جائیں گے توحید کے گنگ و جمن

جلد ہوں گی سجدہ ریز اَلقُدس پر پیشانیاں
اک مسلسل کرب ہے جس کی جدائی کی چُبھن

ہوں گے پھر آزاد اراکانی نفاذِ دین میں
وادیِ کشمیر پاکستاں کی ہو گی ہم وطن

پھر بڑھے گا قرطبہ کی سمت طارق بن زیاد
اندلس بانٹے گا پھر اسلامیاتی علم و فن

خیر مقدم پھر کریں گے خیر و برکت کے وفود
فتح و نصرت ہوگی اپنی سر زمیں پر خیمہ زن

لغزشوں کی چوٹ سے محفوظ رکھ یارب قلم
نازک و مشکل ہے بے شک نعت کی صنفِ سخن

کر عطا پیرایۂ مدحت کو اخلاصِ عمل
فکر کا تقوے سے کر دے اُجلا اُجلا پیرہن

اگست۱۹۹۸ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپؐ بہت ہی اچھے ہیں   صادق یعنی سچے ہیں
وعدہ پورا کرتے ہیں   اپنی بات کے پکے ہیں
آپؐ کا رُتبہ کیا کہنے !   آپؐ محمدؐ سب کے ہیں
بے ماں اور بے باپ کے بچے   آپؐ کے خوان پہ پلتے ہیں
جانی دشمن کی جاں کی   آپؐ حفاظت کرتے ہیں
آپؐ کی عاجزی کے آگے   اکڑے ہوئے سر جھکتے ہیں
لمحوں کے دورانیے میں   آپؐ فلک پر چڑھتے ہیں
آپؐ مربی امت کے   اور معلّم سب کے ہیں
آپؐ خلوص کی آخری حد   اور ہم درد سبھی کے ہیں
آگ میں گرنے والوں کا   فوراً ہاتھ پکڑتے ہیں
آپؐ کے ایک اشارے پر   بیٹھنے والے اٹھتے ہیں
آپؐ کے بنتے نہیں ہیں جو   آخر ہاتھ وہ ملتے ہیں
آپؐ کے نام سے شیطاں کے   فوراً چھکے چھوٹتے ہیں
آپؐ کے جسم کی خوشبو سے   پھول کرم کے کھلتے ہیں

آپؐ کے تلووں کو چھو کر ذرّے تارے بنتے ہیں
آپؐ کی خدمت کرنے سے خادم ،سیّد بنتے ہیں
آپؐ کے پیر کے دھوون سے رنگ بنفشی ابھرتے ہیں
آپؐ کی پیروی سے، ڈر کے کالے بھوت اترتے ہیں
معجزہ آپؐ کی صحبت کا وحشی ، قائد بنتے ہیں
آپؐ کی ثابت قدمی دیکھ حق پر پاؤں جمتے ہیں
آپؐ کی دانش گہ سے سب علم کے چشمے پھوٹتے ہیں
آپؐ کے ہونٹ کی جنبش سے مَے کے پیالے ٹوٹتے ہیں
آپؐ ''نہیں'' جب فرمائیں چلتے پاؤں رُکتے ہیں
آپؐ کے نام کی عظمت پر لاکھوں سرکٹ مرتے ہیں
آپؐ سے جو ہیں بیگانے وہ موسم پَت جھڑ کے ہیں
آپؐ کے لب کے میٹھے بول خوب نگینے جڑتے ہیں
آپؐ کے شہرِ طیبہ پر قدسی جان چھڑکتے ہیں
آپؐ کی عظمت اَلَم نَشْرَح لوگ فضول جھگڑتے ہیں
چین کی ملتی ہے دولت جب بھی مدِحت لکھتے ہیں

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپؐ خَیر البشر آپؐ اچھے بشیر
آپؐ اذکیٰ نظر آپؐ سچے نذیر
آپؐ امن و سلام آپؐ صُلحِ تمام
آپؐ پر بے شمار
الصّلوٰۃ السّلام

آپؐ سب کے نبی آپؐ ہادی صریح
آپؐ ختمِ رُسُل آپؐ قائد صحیح
راہبرِ خیر آپؐ آپؐ سب کے امام
آپؐ پر بے شمار
الصّلوٰۃ السّلام

آپؐ قرآن کی اِک مکمل شبیہ
آپؐ رحمان کی رحمتِ فی البدیہہ
ساری اچھائیاں آپؐ کی ہیں غلام
آپؐ پر بے شمار
الصّلوٰۃ السّلام

آپؐ انسان کے بہتریں خیر خواہ
راحتوں کا امیں دِین ہے آپؐ کا
آپؐ بادِ شمیم آپؐ خیرِ انام
آپؐ پر بے شمار
الصّلوٰۃ السّلام

فیض یاب آپؐ سے ہے نسیم سحر
بہرہ مند آپؐ سے ہے شمیمِ خیرُ
آپؐ کی یاد ہے رُوح کا اِبتسام
آپؐ پر بے شمار
الصّلوٰۃ السّلام

ہے مزاج آپؐ کا عِلم بھی ، حِلم بھی
آپؐ تہذیب کا رُوح بھی ، جِسم بھی
آپؐ بہبود کا لائے روشن نظام
آپؐ پر بے شمار
الصّلوٰۃ السّلام

آپؐ کے قلب پر وحی کا انشراح
تاب دار آپؐ سے صدق کی اصطلاح
آپؐ کی ذات پر ہے رسالت تمام
آپؐ پر بے شمار
الصلوٰۃ السلام

امنِ اقوام کے آپؐ اعلیٰ مدیر
آپؐ سے ہر نفس ہے ہدایت پذیر
آپؐ سے دہر میں ہر سعادت کا نام
آپؐ پر بے شمار
الصلوٰۃ السلام

آپؐ پر جو مٹے رب کو اس سے ہے پیار
آپؐ کا جو غلام اس پہ سب کچھ نثار
آپؐ کا جو مطیع اس پہ دوزخ حرام
آپؐ پر بے شمار
الصلوٰۃ السلام

آپؐ کے حکم ہی جانِ کردار ہیں
قلبِ محزون کا حرفِ غم خوار ہیں
آپؐ کے دم سے ہے زندگی شاد کام
آپؐ پر بے شمار
الصّلوٰۃ السّلام

آپؐ ذُو مرتبہ خاتم المرسلیں
آپؐ کی عظمتیں ہر طرف جا گزیں
آپؐ ذِی احتشام آپؐ ذی اِحترام
آپؐ پر بے شمار
الصّلوٰۃ السّلام

۵نومبر۱۹۸۹ء

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضورؐ ربِ پاک کے مقرّب و قریب ہیں
حضورؐ ربِ پاک کے حبیب ہیں، نقیب ہیں
حضورؐ دینِ خیر کا ہیں انتساب و آبرو!
حضورؐ کی حیات ہے نزولِ وَحی ہُو بہُو !
حضورؐ ماہتابِ شب ! حضورؐ آفتابِ روز
حضورؐ حُسنِ شام ہیں ، حضورؐ ہیں سَحر فروز
حضورؐ ابرھامؑ کی دعائے مستجاب ہیں
حضورؐ ہی بشارتِ کلیمؑ کا جواب ہیں
حضورؐ شہرِ عِلم کی بہار و رونق و نُمو
حضورؐ ہیں رسالت و پیمبری کی آبرو

حضورؐ پیکرِ فروتنی و علم و انکسار
حضورؐ ہیں تواضع و ملائمت کی رود بار
حضورؐ حجتِ الٰہ کا ہیں مشہدِ جلیل
وجودِ خالقِ جہاں کی ایک مستند دلیل
حضورؐ کشتِ خیر کا عروج بھی، شباب بھی
حضورؐ شرع دین کی نگارشِ کتاب بھی
حضورؐ کے خصائص و خصائل و شیم کی بات
محیط اس پہ ہو سکے نہ قاعدہ نہ ہی لغات
حضورؐ کے نقوشِ نعلِ پاک لازوال ہیں
زمیں پہ جاودانیوں کا مظہرِ کمال ہیں
حضورؐ نے کدورتوں کے داغ کو مٹا دیا
حضورؐ نے تعصبات کا ہبل گرا دیا
حضورؐ آئے ظلم و جور نے لپیٹ لی بساط
جہاں میں عدل نے بھی بڑھ کے پائی راہِ احتیاط

حضورؐ نے معاشرت کو درسِ بہتری دیا
حضورؐ نے سماج کو طریقِ زندگی دیا
حضورؐ نے محبتوں کی روشنی بکھیر دی
حضورؐ نے طبیعتوں کو خُلق کی سویر دی
حضورؐ نے سلامتی پہ ولولے رواں کیے
حضورؐ نے بھلائیوں کے حوصلے جواں کیے
حضورؐ پاک حاملِ محاسنِ کریم ہیں
حضورؐ ربِ کبریا کی نعمتِ عظیم ہیں
حضورؐ دونوں عالموں میں رحمتِ تمام بھی
حضورؐ مصدرِ عطا برائے خاص و عام بھی
حضورؐ میرے فکر کا حُسن بھی، جمال بھی
حضورؐ میری کاوشوں کے جملہ خدوخال بھی
حضورؐ میری زندگی کا مقصد و حصول ہیں
حضورؐ ہی کے حکم قلب و روح کو قبول ہیں

حضورؐ پر نثار میرے جان و مال و والدین
حضور حشر تک رسولِ مشرقین و مغربین
حضورؐ ہی کی عظمتیں رہیں دل و دماغ میں
حضورؐ ہی کی روشنی علوم کے چراغ میں
حضورؐ ہی کے تذکرے زبان کے رفیق ہیں
حضورؐ میرے حق میں والدین سے شفیق ہیں
حضورؐ میری شاعری کا مرکزی خیال بھی
حضورؐ ہی کا پیار میرا نقد بھی ہے مال بھی
حضورؐ میری زندگی کے راہنما و سربراہ
حضورؐ میری زندگی کا اولین مدعا
حضورؐ کی قیادتیں سبھی مجھے قبول ہیں
حضورؐ پر نثار سب سلام کے یہ پھول ہیں

۱۹۸۱ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہؐ مطاعِ جنّ و انساں — اطاعت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی
وہ کل تھے، آج اُنؐ کا، کل بھی اُنؐ کا — نبوّت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی
بدلتے موسموں کو ساتھ لیتی — قیادت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی
حق و باطل کی دنیا میں کسوٹی — شریعت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی
سبھی مٹ جائیں گے فکری ہیولے — رسالت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی
جہاں کے آخری دم تک جہاں کو — ضرورت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی
سمائے علم و حکمت پر فروزاں — صداقت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی
وہی ہر آنے والے دن کا سورج — دلالت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی
ٹھٹھرتی آدمیت کو جلاتی — حرارت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی
یقیں کی مرمریں سطحِ متیں پر — لطافت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی
مرے کچے مکاں کے طاقچوں میں — ارادت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی

وہی ہیں دھوپ میں ٹھنڈک کا احساس
یہ شفقت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی

مصافِ آرزو میں ایستادہ
محبت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی

حروفِ نکتہ داں کی پیش منزل
بلاغت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی

رواں معروف لہجے کی رگوں میں
حمایت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی

ہدایت کا صحیفہ ان پہ اترا
ہدایت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی

تَرَکْتُ فِیکُم انسانوں کے حق میں
وصیت انؐ کی ہر لمحہ رہے گی

۱۴۱۹ھ۔ 1998ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحیتہ ، سلام و صلوٰۃ آپؐ ہیں
مرے لب پہ ہے جن کی بات! آپؐ ہیں

کریم و عظیم و امیں، جن کے نام
فقط ایسے اعلیٰ صفات! آپؐ ہیں

مؤدت ، وفا ، مہربانی ، سخا
تفضّل ، کرم ، التفات! آپؐ ہیں

پیام آپؐ کا زندگی بخش ہے
مؤدّب ہے جس سے حیات، آپؐ ہیں

تمدن کو بخشا نکھار آپؐ نے
خوش آموزیِ شہریات آپؐ ہیں

ہر اک خطبہ حکمت کا جامع ہے یوں
کہ حکمت فزائے نکات آپؐ ہیں

کیا ہے نفاذِ زکوٰۃ آپؐ نے
امامِ قیامِ صلوٰۃ آپؐ ہیں

ہے وجہ فلاح آپ کی پیروی
دو عالم مَیں روحِ نجات آپؐ ہیں

یقیں ہے مرے واسطے یوَمِ حشر
شفاعت کا آبِ حیات آپؐ ہیں

ستمبر:۱۹۸۷

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سربسر رُشد آپؐ آپؐ خیر الورٰی
آپؐ ہم درد بھی آپؐ جود و سخا
آپؐ میرِ اُمم افضل الانبیاء
میرے شمس الضحیٰ میرے بدر الدجیٰ

❀❀❀

روئے تہذیب کی آپؐ تابندگی
حُسنِ اخلاق کی آپؐ روئیدگی
آپؐ اصلِ حیا آپؐ صبحِ وفا
میرے شمس الضحیٰ میرے بدر الدجیٰ

❀❀❀

آپؐ کا نام ہے اسمِ روشن تریں
آپؐ کا کام ہے ارفع و بہتریں
آپؐ کی یاد ہے نیک دل کی جلا
میرے شمس الضحیٰ میرے بدر الدجیٰ

❀❀❀

آپؐ کے بن کبھی بات بنتی نہیں
دن گزرتا نہیں رات ڈھلتی نہیں
سُونی سونی رہے آپؐ کے بن فضا
میرے شمس الضحیٰ میرے بدر الدجیٰ

❀❀❀

آپؐ کی راہ سے جو بشر ہٹ گیا
اس کا ایمان سے رابطہ کٹ گیا
آنکھ اندھی ہوئی کھو گیا راستہ
میرے شمس الضحیٰ میرے بدر الدجیٰ

❀❀❀

سوچ ویران تھی علم بے فکر تھا
آپؐ کے نور سے جب چراغاں ہوا
فکر و سمع و بصر سب اٹھے جگمگا
میرے شمس الضحیٰ میرے بدر الدجیٰ

❀❀❀

آپؐ سے منسلک میرا دینی طریق
ہر حدیث آپؐ کی میری دائم رفیق
مشعلِ سنگِ میل آپؐ کا نقشِ پا
میرے شمس الضحیٰ میرے بدر الدجیٰ

❀❀❀

ہے عفیف آپؐ سے کیفِ قولِ لطیف
تندرست آپؐ سے ہر خیالِ نظیف
ہر گمانِ غلط آپؐ سے مٹ گیا
میرے شمس الضحیٰ میرے بدر الدجیٰ

❀❀❀

لب پہ نام آپؐ کا آیا میرے رسول
گلشنِ احترام تب ہوا پھول پھول
عطر میں بس گیا ایک اک رونگٹا
میرے شمس الضحیٰ میرے بدر الدجیٰ

وہ عمل ہو عطا جس کے باعث مجھے
آپؐ کے ہاتھ سے آبِ کوثر ملے
ربِّ رحمان سے ہے فقط یہ دعا
میرے شمس الضحیٰ میرے بدر الدجیٰ

۸جنوری،۱۹۹۶ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصطفٰے ، راسخ الرائے ، صادق بیاں
مصطفٰے ، الامین و سدید اللّساں
مصطفٰے ، ٹھہرے اوّاہ و تائب ، مناب
صفحۂ دو جہاں میں نبوّت مآب
آپؐ ہی نور و بُرھاں ، سراجِ مُنیر
گرد و پیش آپؐ سے سب ہدایت پذیر
حشر تک جن و انساں کے قائد ہیں آپؐ
معشرِ رُشد و برکت کے رائدِ ہیں آپؐ
نیک سیرت ہمہ گیر خوبی کی ضَو
ظلمتِ کفر میں دین کا ماہِ نو
آپؐ کی عادلانہ روش کی یہ بات
ہر کہ و مہ کی عزت نے پائی حیات
آپؐ نے وہ دیے ہم کو پختہ اُصول
فلسفے سامنے جن کے سارے فضول

آپؐ لائے وہ پیغامِ راحت فزا
روحِ بیمار کے واسطے جو شفا

آپؐ کی پُر حِکم ، مختصر بات چیت !
دل عدو کا بھی لیتی ہے فی الفور جیت

روک جن پر لگا دیں رسولِؐ زماں
کام سب وہ ہمیشہ مضرت رساں

لاکھ مُستشرِقیں کی ہو تنقید و جانچ
سیرتِ طیّبہ پر نہ آئے گی آنچ

کیسے ہو گا بیاں انؐ کا وصفِ کریم
جب کہا انؐ کو رب نے رؤف و رحیم

آپؐ کی اتباع اصلِ مطلوب ہے
کب نظر میں جچے پھر کوئی اور شے

ربِّ جبریلؑ و میکال سے ہے دعا
ہو مرا لائحہ لفظِ صدق آشنا

ایسے محکم ہوں ایمان میں عقل و ہوش
ہر گھڑی حق کی خاطر رہیں جاں فروش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علامۂ نافع علوم ، عنوانِ الواحِ فہوم

حکمت کا اک بحرِ قذوم

پیغمبرِ آفاق گیر اور ہادیِ میرو وزیر

غلّابِ فارس، شام وروم

ہے مرہمِ ہر دل فگار تاب وتوانِ ہر نزار

ان کی اطاعت کا لزوم

اس چار دانگِ دہر میں خوش نام ہیں ہر شہر میں

سدرہ، ثریٰ پر ان کی دھوم

اضوا کی لے کر رونقیں دیکھے ہیں انؐ کے دار میں

جارُوب کش ماہ و نجوم

فی الفور اُبھری ہے وہاں حسنِ نظر کی کہکشاں

جس جا پڑے انؐ کے قدوم

ہر دشت میں، کہسار میں نکہت کے لالہ زار میں

وہ عجز کا ہیں مرزبوم

سُنّت سے ان کی بے گماں پائیں مسرت کے جناں

مخلوقِ خالق کے جموم

طِینت کو دی مہر و وفا ڈالی ہے نیکی کی بِنا

فرمائی اصلاحِ رسوم

مرکھپ گئی باطل کی جَے اب تاخت و تاراج ہے

ہر کلبۂ جہل وظلوم

باغِ یقیں مہکا دیئے نابُود کر کے دہر سے

ویرانۂ ظنّ ووھوم

ان کا جو ہو حلقہ بگوش   ہر دم رہے رحمت بدوش
سرد اِس پہ ہو نارِ سموم
طَیبہ سے جو منسوب ہو   بوسے میں دوں اس خار کو
پلکوں پہ رکھ لوں چوم چوم
یارب ہو کیسا مرحلہ   ہادی مرا اِن ؐ کو بنا
اِن ؐ کی طرف دل جائے گھوم
لہجہ مری گفتار کا   چہرہ مرے کردار کا
لے نام اِن ؐ کا جھوم جھوم

1980ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر سمت سسکتی ہوئی روحوں کی تھیں آہیں
کمزور کے سینے سے اُبھرتی تھیں کراہیں
بدبُو میں تھے لتھڑے ہوئے اخلاق کے لاشے
نفرت نے کیے راکھ اخوت کے تراشے
ہر قلب پریشان شکنجے میں کسا تھا
ہر شخص تباہی کے دھانے پہ کھڑا تھا
معبود سے عابد کا کوئی ربط نہیں تھا
آہوں کا دعاؤں کا کوئی ضبط نہیں تھا
لوگ امن واماں کی فضا ڈھونڈھ رہے تھے
تسکین کے بادل کی ردا ڈھونڈھ رہے تھے
شفقت کی تمنائی تھی ہر جان کی وادی
اس حال میں کی ہاتفِ غیبی نے منادی
منسوب ہو کس نام سے کچھ یاد بھی ہے تم کو
منسوب ہو جس نام سے اس نام کو سوچو

اس نام سے کٹنے کی سزا جگ میں یہی ہے
کٹ جائے جو اس سے وہ مسرت سے تہی ہے
روحوں میں کرو اسمِ محمدؐ سے چراغاں
اس نام سے ایمان کا چہرہ رہے تاباں
یہ نام ہے سردار بھی، سیّد بھی، سخی بھی
یہ نام ہے مخدوم بھی، مرسل بھی، تقی بھی
یہ نام ہے صدّیق بھی، صادق بھی، امیں بھی
یہ نام ہے محبوب بھی، پیارا بھی، حسیں بھی
یہ نام ہے سجّاد بھی، صائم بھی، زکی بھی
یہ نام ہے مرتاض بھی، طاہر بھی، نقی بھی
یہ نام ہے مخطوبِ فرامینِ الٰہی!
اس نام کی رب کرتا ہے خود پشت پناہی
یہ نام ہے مطلوب بھی، مقصد بھی، دعا بھی
یہ نام ہے ہلتے ہوئے ہونٹوں کی صدا بھی
یہ نام ہے، خورشیدِ ضیا، ماہِ ھُدیٰ بھی
یہ نام ہے مصباحِ ظُلَم، بدرِ دُجیٰ بھی

یہ نام کماں دار ہے افواجِ یقیں کا
یہ نام علم دار ہے ہر فوزِ مبیں کا
یہ نام ہے سرمایۂ حکمت کا سمندر
یہ نام ہے آفاق کی وسعت کا مظفّر
یہ نام ہے برداشت و احسان و تحمّل
یہ نام ہے اکرام و عنایت کا تجمّل
یہ نام ہے رحمان کی رحمت کا تبسّم
یہ نام ہے اللہ کی شفقت کا ترنّم
یہ نام ہے ، سرنامۂ دیوانِ محبت
اس نام سے حاصل ہوئی ، بے چین کو راحت
اس نام سے ادراک کو عرفان ملا ہے
اس نام سے احساس کو وجدان ملا ہے
اس نام سے تشکیک کی دیوار گری ہے
اس نام کو اللہ کی تائید ملی ہے
اس نام سے اصنام کی تکسیر ہوئی ہے
اس نام سے خلّاق کی تکبیر ہوئی ہے

اس نام سے معروف کی ترویج ہوئی ہے
اس نام سے اخیار کی تدریج ہوئی ہے
اس نام سے قرآن کا پیغام ملا ہے
اس نام سے کاملِ ہمیں اسلام ملا ہے
اس نام پہ میثاق کا اجلاس ہوا ہے
اس نام کی تائید ہی ایماں کی بِنا ہے
اس نام سے اخلاق کی سرحد کا تعیّن
اس نام سے شائستہ ہیں اقدارِ تمدّن
اس نام سے ہے عدل کی آباد کچہری
اس نام سے سچائی کی کرنیں ہیں سنہری
اس نام سے تہذیب کے رخسار ہیں گلگوں
ہر دور کی صحت ہے اسی نام کی ممنوں
اس نام سے شاداب تمنّا کی ہے بستی
سلجھا ہوا اس نام سے ہے گیسوئے ہستی
اس نام سے آئینِ مواخات ملا ہے
اس نام کے سائے میں سدا امن پلا ہے

اس نام سے افراد میں احساسِ جماعت
اس نام سے تدبیر میں ہے خوئے فراست
اس نام سے زر دار کو ترغیبِ سخاوت
اس نام سے نادار بھی ہے صاحبِ عظمت
اس نام سے جلبابِ عفیفہ کی حفاظت
اس نام سے شفاف ہوا دامنِ عفت
اس نام سے بے باپ کو حاصل ہوئی شفقت
اس نام سے بے ماں کو ملی ماں کی محبت
اس نام سے انصاری مہاجر کا ہے بھائی
اس نام سے ماجور بھی آجرِ کا ہے بھائی
اس نام سے ہمسائے بھی باہم بنے بھائی
اپنوں کی سی توقیر ہے اغیار نے پائی!
اس نام سے تعمیر ہوا قصرِ مودّت
اس نام سے بے نام ہوئے رنج و کدورت
اس نام کو معراج کا اعزاز ملا ہے
اس نام کو قرآن کا اعجاز ملا ہے

اس نام سے اسلام کی تدوین ہوئی ہے
اس نام سے فردوس کی تزئین ہوئی ہے
اس نام سے تنزیلِ مساوات برابر
اس نام سے بارانِ رجا آیا ہے گھر گھر
اس نام سے بحرِ عطوفت میں روانی !
یہ نام ہے دنیا میں شرافت کی نشانی
اس نام سے ارواح کی تطہیر ہوئی ہے
اس نام سے انسان کی توقیر ہوئی ہے
اس نام کے قدموں میں ثریّا کا جہاں ہے
اس نام کے ہاتھوں میں محاسنِ کی عناں ہے
اس نام سے ادبار کے آسیب جھکے ہیں
اصنامِ کہن اپنی انا ہار چکے ہیں
اس نام سے غنچوں کو ملا حسنِ تبسّم
بے جان سے کنکر بھی ہوئے محوِ تکلّم
اس نام کے تذکار بہاروں کی بشارت
اس نام کے انوار میں آنکھوں کی بصارت

اس نام سے مسجد کے مناروں کی ہے شوکت
اس نام سے محراب کی، منبر کی ہے زینت
اس نام میں پوشیدہ ہیں اسرار و معانی
اس نام سے ظاہر ہے رسالت کی کہانی
اس نام سے صبحوں کے مناظر ہیں اجالے
اس نام سے ہر شام ستاروں کے حوالے
اس نام سے برباد گناہوں کے ہیں ڈیرے
اس نام سے نیکی کے ہیں پُرنور سویرے
اس نام سے تخریب کے غاروں میں ہے ہلچل
اس نام سے طاغوت کے ڈیروں میں ہے کھلبل
اس نام سے ہے خونِ شہادت میں حرارت
اس نام سے مربوط ہے اتمامِ شریعت
اس نام سے کفار کے ایوان پہ لرزہ
اس نام سے باطل کا ہے گو نگا لبِ ہرزہ
اس نام سے معدوم حوادث کے تھپیڑے
اس نام سے ساحل پہ لگے ڈوبتے بیڑے

اس نام نے گرتی ہوئی عظمت کو ابھارا
اس نام نے خوش بختی کے موسم کو نکھارا
اس نام کی عظمت کا اُڑے اونچا پھریرا
اس نام سے کافور ہوا شر کا اندھیرا
اس نام سے آوازِ صداقت میں بلندی
اس نام سے انسان میں میزان پسندی
اس نام سے طغیان کا منکر ہوا انساں
زاہد بنا، شاکر ہوا، صابر ہوا انساں
اس نام سے خادم کو ملی کرسیِ تمکیں
اس نام سے محروم کو حاصل ہوئی تسکیں
اس نام سے تالیف ہوئی ٹوٹے دلوں کی
اس نام سے سیرابی ہوئی سوکھے لبوں کی
اس نام سے سب داغ گناہوں کے دُھلے ہیں
اس نام سے دروازے سعادت کے کھلے ہیں
اس نام سے ابلاغ کو حاصل ہے وجاہت
اس نام سے تقریر میں ہے شانِ فصاحت

اس نام نے اسلوب کو بخشیں نئی راہیں
اس نام کے ہاں ڈھونڈیں نگارش نے پناہیں
اس نام سے فعال ہوئی مجلسِ تقویٰ
اس نام سے سرگرم ہے ابرار کا شعبہ
اس نام کے شاگرد ابو بکرؓ و علیؓ ہیں
اس نام کے شہکار عمرؓ اور غنیؓ ہیں
اس نام کا ہر حرف زمانے میں جلی ہے
اس نام سے تخلیق کو تحسین ملی ہے
اس نام سے ہر لفظ ستائش کا نگیں ہے
اس نام سے انداز عقیدت کا حسیں ہے
اس نام نے دشمن کو بھی بخشی ہیں قبائیں
اس نام نے اعداء کے لیے کی ہیں دعائیں
اس نام کی رفعت کی گواہی ہیں اذانیں
اس نام کی ناموس پہ قربان ہیں جانیں
اس نام کا ذہنوں پہ ہے منقوش تمجد
اس نام کا پڑھتے ہیں نمازوں میں تشہد

اس نام سے مقبول دعاؤں کا حوالہ
اس نام سے سائل کا پُر امید پیالہ
اس نام کی تعظیم مسلماں پہ ہے واجب
اس نام کی تکریم ہے ہر چیز پہ غالب
اس نام کے ہیں مدح سرا اپنے پرائے
اس نام سے مفقود ہیں تنقید کے سائے
اس نام کی عظمت بھی ہے معلوم و مسلّم
اس نام کی عزت بھی ہے مسبوق و مقدّم
اس نام کے شاہد ہیں رسولوں کے صحیفے
اس نام پہ ہوتے ہیں سلاموں کے وظیفے
اس نام کے اکرام پہ ایمان ہمارا
قرآن بھی اس نام پہ ہے زمزمہ آرا
اس نام کا ہر ہونٹ پہ جاری ہے ترانہ
اس نام کو صلوات کرے پیش زمانہ
اس نام کے اوصاف کو گِن سکتے نہیں ہم
اس نام کی جتنی بھی ہو توصیف وہ ہے کم

۱۹۸۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روح میں اتری کرن چمکے حجاب اندر حجاب
ابھرا جب فاران کی چوٹی سے کامل آفتاب
اس جمالِ بے مثل کی خوبیوں کا کیا شمار
کیسے ممکن؟ کیا مجالِ فنِ اعداد و حساب
کس قلم سے فِکر ناقص ان کی لکھے منقبت
حرفِ ناطق کیسے لب پر لائے گویائی کی تاب
ہم قدم ان کی کمالِ دینِ فطرت کی بہار
امتِ وسطیٰ کی رفعت کا ہیں وہ رنگِ شباب
ان ﷺ کی رحمت کا تشرّف ناتوانوں کے لیے
بازوؤں میں جیسے لے لے ریگزاروں کو سحاب

زندہ قوموں کو سکھانے کے لیے زندہ اصول
مکتبِ اعمال میں کی پیش اک زندہ کتاب
ذاتِ واحد کے لیے ہر اک عبادت کا صدور
غیر ممکن ہے کہ آئے اس میں کوئی ارتیاب
دے کے پروازِ تخیل کو تب و تابِ جواں
ذوقِ استقرار کو دی خواہشِ حُسن المآب
رُشد کا کحل الجواہر چشمِ اعمیٰ کو دیا
ان ؐ کے دم سے بن گئے گلزار صحرا کے سراب
یوں رکھی صالح ثقافت کی بِنا اقدار میں
ہر تمدّن کی جبیں پر ابھرے نقشِ الکتاب
تھا اس امّت کا عمل حق کی. رضا کے واسطے
تھی زرِ خالص کی سی ہر اک کی نیت سینہ تاب

۱۴۲۲ھ

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روح میں توحید کے روشن کیے فانوس خوب
مرتکز اشہادِ حق پہ کر کے آوانِ قلوب

دامن نیت میں رکھے گوہرِ اخلاصِ جاں
کوششِ پیہم کے ہاتھوں میں دیئے اعمالِ خوب

آپؐ مشکاۃِ نبوت کا ہیں ایسا آفتاب
منزلوں میں جس کی آ سکتی نہیں سمتِ غروب

آپؐ کی دعوت ہے یکساں ہر کہ ومہ کے لیے
معشرِ انسان و جن کے آپؐ بے شک ہیں عسوب

ہو گئے قطارِ رحمت ان کی جھولی کا نصیب
کتنے خوش قسمت ہیں طیبہ کی گلی کے خاکروب

اضطرابِ آخرت میں کوئی بھی پُرساں نہیں
ہیں شفیع المسلمیں وہ پیشِ ستّار العیوب

گزرے لمحوں کو ملا انؐ سے ہی احساسِ زیاں
گڑگڑائے سامنے رحمت کے بے پایاں عیوب

حشر تک چہروں کو بخشے اہتزازِ جذبِ خیر
اتباعِ صادق و مصدوقِ علّام الغیوب

پھیلی ہے ہر سُو رَفَعْنَا لَکَ کی شانِ دل پذیر
کیا ہی مشرق، کیا ہی مغرب، کیا شمال اور کیا جنوب

اس کے بن ایمان کی تکمیل ہو سکتی نہیں
ہے موکد اس قدر ان کی محبت کا وجوب

اس بیاضِ نعت میں یا رب کوئی ایسا گُہر
جس کی سج دھج پر ملائک بول اٹھیں خوب خوب

اگست۔۱۹۹۹ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہے سیرتِ رسولؐ کا بیّن ہر ایک باب
روشن ہے اس کتابِ شمیم کا ورق ورق

آفاق پر ہوئے جو درخشاں ہزاروں مہر
رنگوں کی کہکشاں ہے نمایاں شفق شفق

ٹھنڈی ہوئی سب آگ فساد و عناد کی
رحمت کا اَبر اِس طرح برسا طبق طبق

ازبر ہوئی نصابِ ھدیٰ کی ہر اک مشق
روشن ہے اس صحیفہِ حق کا سبق سبق

انؐ کے سجود کے ہیں نجومِ فلک گواہ
شاہد قیام کا ہے افق پر فلق فلق

ذکرِ رسولِ پاکؐ رہے نوک برزباں
بے شک ہو قلب و روح میں قوّت رمق رمق

اگست۔1999ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کسی مرد کے جو نہ باپ ، ان ؐ کی ذات
مثال اپنی لاریب آپ ، ان ؐ کی ذات
وہ یک رنگی گفتار و کردار کی !
وہ قول و عمل کا ملاپ ، ان ؐ کی ذات
ہر انساں کی فہرستِ اعمال سے
کیا رد جنہوں نے ہے پاپ ، ان کی ذات
زمیں تو زمیں آسمانوں نے بھی
سنی جن کے قدموں کی چاپ ، ان ؐ کی ذات
مزاج آشنایانِ ایمان پر
لگے جن کے اسوہ کی چھاپ ، ان ؐ کی ذات
چلے جن کی دنیا و دیں ایک ساتھ
وہ روح و بدن کا ملاپ ، ان ؐ کی ذات
جناب اُمِ کلثومؓ اور فاطمہؓ
رقیہؓ و زینبؓ کے باپ ، ان ؐ کی ذات
نشیدِ زبانِ تمنا وہی
مرے سارے حرفوں کی چھاپ ، ان ؐ کی ذات

دسمبر ۱۹۸۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صاحبِ سیف وعلم ہیں وہ رسولِ ذی مقام
آپؐ کے آنے سے آئی ہے بہارِ امنِ عام
آپؐ نے بدلا جہاں گیری کا فرسودہ چلن
دے کے اسلامی مواخات و خلافت کا نظام
خونِ مسلم کا مہاجن کی تجوری سے نکال
ہر طریقہ سُود کاری کا ہے ٹھہرایا حرام
آپؐ کی آمد سے استحصال کا دم گھُٹ گیا
آپؐ نے نسلی تفاخر کا کیا قصہ تمام
آپؐ نے اُمت کو دے کر حسنِ تنظیمِ جہاد
اک مسلسل دین کے پھیلاؤ کو بخشا دوام
آپؐ نے کشت و حجر کو بھی تحفّظ دے دیا
چاہے دشمن کے ہوں لیکن کاٹنا ان کا حرام

گالیاں سن کر مہک اٹھے دعاؤں کے گلاب
آپؐ سے ہونٹوں کو حاصل لہجۂ امن و سلام
روزمرّہ کو عطا کی حسنِ ترتیبِ عمل
کام وہ اچھا ہو شامل جس میں نیکی کی مشام
آپؐ کو زیبا قیادت جنّ و انساں کی سدا
آپؐ کے ہاتھوں میں ہے اقوامِ عالم کی زمام
ہے کبھی تلوار ہاتھوں میں، کبھی تھامے کدال
آپؐ یاں دیکھو اجیروں میں، وہاں دیکھو امام
آپؐ سے ٹھہرا ہے با برکت محبت کا وجود
آپؐ نے رکھی روابط میں مروّت کی مشام
کر کے دنیا میں حدود اللہ کا کامل نفاذ
شرعِ اسلامی کے اجرا کو دیا رنگِ دوام
قلب میں احساسِ عبدیت کی پھوٹیں کونپلیں
ہو گئے خشیت سے مملو سجدہ و طوف و قیام

جا گزیں جاں میں ہوا توحید کا مضمونِ فرد
ایک دعوت ، ایک مرکز ، ایک ملّت ، ایک نام
آپؐ کا اسمِ مبارک ہر طرف ہر دل عزیز
آپؐ کا دنیا کے ہر گوشے میں یکساں احترام

۱۹۸۰ء

صلی اللہ علیہ وسلم

خود کو بڑا محسوس کریں
اُن کے در پر چھوٹے بھی
کندن آپ کی نظروں سے
سکّے کھوٹے کھوٹے بھی

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زردی مائل چہروں پر رنگِ حنا بکھرائیں آپؐ
زندگی ترسے ہونٹوں کو آبِ حیات پلائیں آپؐ

❀❀❀

بنجر بنجر روحوں پر رحمت کی برکھا برسے
سیم زدہ دل دھرتی پر فصلِ ربیع اگائیں آپؐ

❀❀❀

شہد پلا کے تلخی کو دور کریں ہر اک رنجش
ہر انسانی رشتے کو یوں مضبوط بنائیں آپؐ

❀❀❀

زخمی زخمی لہجوں پر مرہم رکھ کر تسکیں کا
انسانوں کی گردن کو ظالم سے چھڑوائیں آپؐ

❀❀❀

ہر محتاج و مسکیں کی کان لگا کر بات سنیں
ہر خادم کمزور کے ساتھ کھانا اکثر کھائیں آپ

❀❀❀

ظلم و تشدّد کے پتھر پارہ پارہ ہوتے ہیں
فرعونوں ہامانوں کے سب اہرام گرائیں آپ ﷺ

❀❀❀

بدوی تھوکے مسجد میں صاف اسے خود فرمالیں
بد تہذیبی کے اثرات اپنے ہاتھوں مٹائیں آپ ﷺ

❀❀❀

گارا ڈھو اور کسّی پکڑ جھاڑو دے اور جوتا گانٹھ
محنت کش کو محنت کے یوں اسلوب سکھائیں آپ ﷺ

❀❀❀

لے لو کچھ سامانِ سفر لمبے سفر پہ جانا ہے
آنے والے لمحوں کا خوب احساس دلائیں آپ ﷺ

❀❀❀

قول وعمل کو دے کے بلاغ　　علم و حکمت کے پرچم
صدیوں کے ہر لمحے کے　　سینے پر لہرائیں آپ ﷺ

❀❀❀

فوراً چشمے پھوٹتے ہیں　　پتھر کے بھی سینے سے
اپنے مقدس ہونٹوں سے　　جب قرآن سنائیں آپ ﷺ

۱۹۸۵ء

ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصحفِ خیرو حکمت کلامِ نبیؐ
اک مکمل شریعت کلامِ نبیؐ
اس کے الفاظ قرآن سے مستند
مظہرِ کاملیت کلامِ نبیؐ
اول و آخرِ اس کا منزّہ ہے سب
اجتناب از طوالت کلامِ نبیؐ
اصَحِیحَیْن کا چہرہ تابندہ تر
اہتمامِ ہدایت کلامِ نبیؐ
قُوْلُوْاقَوْلًا سَدِیْدًا کی تعبیر سب
آفتابِ صداقت کلامِ نبیؐ
وَجْہِ مَا یَنْطِقُ اِلَّا وَحْیٌ ہمہ
امرِ اتمامِ نعمت کلامِ نبی
یہ دبستاں روایت کے آثار کا
کہکشانِ درایت کلامِ نبیؐ

یہ خزانہ ہے درہائے شہوار کا
کوکبِ ہر سعادت کلامِ نبیؐ
محورِ فکر ابلاغِ توحید کا
وحدتِ حق کی غایت کلامِ نبیؐ
دشمنوں کے لیے ارمغانِ ھدیٰ
مومنوں کی شفاعت کلامِ نبیؐ
دشمنوں سے تحفظ کی یہ ڈھال ہے
بے کسوں کی حمایت کلامِ نبیؐ
معنیٔ دینِ فطرت کی کامل لُغت
جامعِ حُسنِ سیرت کلامِ نبیؐ
اس کا حاصل وقار و جمالِ بیاں
وہ سمائے بلاغت کلامِ نبیؐ
قلبِ اعدا میں فی الفور ہو جاگزیں
جوش و جذبِ خطابت کلامِ نبیؐ
ہے مبرّا ہر اک نقص اور عیب سے
ہے سراپا صداقت کلامِ نبیؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہدایاتِ حق کے رسولؐ آپ ہیں

دیئے جس نے روشن اصول آپؐ ہیں

محبت کی جاں آپؐ کی درس گاہ

مخیرؔ ہے جس کا سکول آپؐ ہیں

چمک جس کی دم دم وہ سورج ہیں آپؐ

مہک جس کی ہر سُو وہ پھول آپؐ ہیں

یہ سچ ہے کہ ہیں آپؐ میرے نبیؐ

یہ حق ہے کہ میرے رسول آپؐ ہیں

پَرے ہو جا شورِ قدیم و جدید

مجھے جان و دل سے قبول آپؐ ہیں

اطاعت فقط آپؐ کی چاہیے
مری زندگی کا حصول آپؐ ہیں
مجھے راحتِ جاں ہے ذکر آپؐ کا
مداراتِ قلبِ ملول آپؐ ہیں
جہاں میں ہے جو خشک و تر کو محیط
سعادت کا ایسا نزول آپؐ ہیں
کہا آپؐ نے جو کیا بھی وہی
بڑے باعمل، نیک اصول آپؐ ہیں

جنوری، ۱۹۸۸ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہ سدید اللّساں وہ فصیح البیاں
وہ فصوص الحکم وہ بلیغ الزباں
ان کے لہجے میں ہے حسن ترتیل کا
ربِّ صلِّ علیٰ مصطفیٰ مجتبیٰ

صاحبِ خُلق بھی اشرفِ خَلق بھی
حِلم کا آئنہ وَحی کا نطق بھی
ان کی ادنیٰ غلام حکمتِ نافعہ
ربِّ صلِّ علیٰ مصطفیٰ مجتبیٰ

خیر کے سب سبق علم کا ہر ورق
ان کی سیرت میں یوں جیسے روشن شفق
ان کا کردار ہے صفحہ قرآن کا
ربِّ صلِّ علیٰ مصطفیٰ مجتبیٰ

وہ بڑھے ہیں جہاں — ہم کو بڑھنا ہے واں
وہ رکے ہیں جہاں — ہم کو رکنا ہے واں
صرف اس پر مدار — سب کے ایمان کا
رَبِّ صلِّ علیٰ مصطفےٰ مجتبےٰ

دارِ ارقم کی ضَو — ثور کا ماہِ نَو
دے مسلسل وہی — نیک جذبوں کو لَو
نورِ فاران جو — شمعِ غارِ حرا
رَبِّ صلِّ علیٰ مصطفےٰ مجتبےٰ

روکشِ مہر و ماہ — ان کی گلیوں کی دھول
شہرِ طیبہ کے خار — جیسے جنت کے پھول
ان کا دارالسّلام — خطہ فردوس کا
رَبِّ صلِّ علیٰ مصطفےٰ مجتبےٰ

میری چاہت تمام — وقف ہے انؐ کے نام
لفظی جولانیاں — ان کے در کی غلام
میرے فکر و عمل — صرف انؐ کے گدا
رَبِّ صلِّ علیٰ مصطفےٰ مجتبےٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ لائے ہیں صحیفہ وہ بنامِ کائنات
ہر زمانے میں تمسک جس کا معیارِ نجات
مل نہ پائے گا کسی بھی آمنہ کی گود کو
آپؐ سا فرزندِ عالی جاہ محمودہ صفات
اللہ اللہ ! مرسلِ عالم کے گھر کا یہ شرف
جس میں چولہا بھی نہ جلتا کئی دن اور رات
آپؐ نے فرمائی تشریحِ مقاماتِ شعور
آپؐ کے ہیں ریزہ چیں یہ ماہرینِ نفسیات
فکرِ تعمیری سے کی تزئینِ عقلِ نارسا
ذہن کو تخریب کے عامل سے دی کُلّی نجات
آپؐ نے رکھا سسکتی روح کی نبضوں پہ ہاتھ
قلبِ محزوں کو عطا کیں عافیت کی عطریات

آپؐ کی خصلت سے ہر اچھی روایت کا ظہور
آپؐ کی سنت سے ٹوٹے بدعتوں کے سومنات

لاکھ ہوں دنیا کے سب دانش وروں کے فلسفے
ان پہ برتر ہے یقیناً آپؐ کی ایک ایک بات

آپؐ کے نقشِ قدم کو جس نے اپنایا نہیں
کھو دی اپنے ہاتھ سے خود اس نے مفتاحِ نجات

رود بارِ شوق میں میرا قلم ہے موج زن
میری جانب ہو گئی اللہ کی چشمِ التفات

دل کی گہرائی عقیدت سے رقم کرنے لگی
آپؐ کی ذاتِ ستودہ پر تحیات و صلوٰۃ

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے رسولؐ اندھیروں میں سچائی کا روشن چاند
کونہ کونہ آنگن کا ان کا پیام اُجلاتا ہے

ان کے خصال کی شاخوں سے شُکر کی کونپل پھوٹتی ہے
ان کی اُولو العزمی کے طفیل صبر کا شیوہ آتا ہے

ان کے زُہد سے دنیا کی سب زنجیریں ٹوٹتی ہیں
ان کا متاعِ دُنیاوی رہ عقبیٰ کی دکھاتا ہے

اندیشوں کے گھیرے میں ان کا توکّل ساتھی کو
کلمہِ لاَ تَحْزَنْ کہہ کر اس کا عزم بڑھاتا ہے

وا ہوں خلد کے دروازے اس کی خاطر مرتے ہی
ان کے اشارے پر جو شخص اپنی جان لٹاتا ہے

ان کا نام ہے اتنا خوب جس کی یاد کا جھونکا بھی
روح و بدن کا رواں رواں خوشبو سے مہکاتا ہے

دشمن کی بھی راہوں سے وہ کانٹے چن لیتا ہے
جس کی رہ میں دشمن خود کانٹے روز بچھاتا ہے

ان کی رسالت گھر میں بھی باہر جیسی رہتی ہے
ان کی کچہری میں انصاف آب و تاب دکھاتا ہے

علم و عمل کا میداں ہو یا بنیادِ فکر و نظر
ان کی اطاعت سے ان میں حُسن ہمیشہ آتا ہے

۱۹۸۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطاعِ ہر بشر ہے بات انؐ کی
ابد تک راہبر ہے بات انؐ کی
کتابِ نور کا لہجہ وہی ہیں
صداقت کی خبر ہے بات انؐ کی
انہی کا اُسوہ کردارِ مکمل
ہدایت کا قمر ہے بات انؐ کی
وہی لوحِ اُخوت کی عبارت
عقیدت کا گہر ہے بات انؐ کی
وہی ہیں صندلیں سوچوں کا ہالہ
جمالِ ہر نظر ہے بات انؐ کی
دریچے نیکیوں کے ان سے وا ہیں
سعادت کی سحر ہے بات انؐ کی

مرے لمحوں کا حاصل ان کی الفت
تمنائے ہنر ہے بات ان کی
ہو کل یا آج یا آئندہ ساعت
ہمیشہ معتبر ہے بات انؐ کی
بلاغت ان کے لفظوں کی ہے باندی
کلامِ مفتخر ہے بات انؐ کی
تکلم، خاموشی ، وعظ و تبسم
ہمہ پیغامبر ہے بات انؐ کی
وہ رب العالمیں جو ہے اکیلا
اسی کی نامہ بر ہے بات انؐ کی

1998ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انؐ کی عادات اور خصائل اور شمائل ہیں کریم
حق سے تھا انؐ کو ودیعت تمغۂ خلقِ عظیم
دیتی آئی ہیں بشارت انؐ کی تورات و زبور
کرتے آئے انؐ کی تائید ابنِ مریمؑ اور کلیمؑ
روئے انور پر ہویدا تھا نبوّت کا جلال
گو بدن پر آپؐ کے ہوتی فقیرانہ گلیم
ان کا تھا آبِ وضو اصحاب کو شہدِ شفا
جسمِ اطہر کا پسینہ جیسے جنت کی شمیم
حق تعالیٰ خود ولی ہے ان کے ہر صدّیق کا
انؐ کے خادم کا ہے خادم حاجبِ خُلدِ نعیم
رَبَّنَا وَابْعَثْ کی ہے تعبیرِ تام ان کا ظہور
حضرتِ انساں کے مرشد، داعیٔ فوزِ عظیم

فاتحِ مکہ کے آگے اپنی آنکھوں کو جھکا
اہلِ مکہ بول اٹھے تو ہے کریم ابنِ کریم
مژدہ لَا تَثْرِیْبَ کا تھا خوں کے پیاسوں کے لیے
تھے عدو بھی معترف اس کے، وہ ہیں کتنے حلیم
حکم رَبُّ الْعَالَمِیں سے قُمْ فَاَنْذِرْ کا ملا
ڈٹ گیا اعلانِ اِلَّا اللّٰہ پر دُرِّ یتیم
حکم مَا اٰتٰکُمْ ان کے حق میں اُمت کو ملا
نہی پر فَانْتَھُوْا کی مہرِ قرآنِ حکیم
صورتِ رُشد و ھُدیٰ بٹتا رہے گا کُو بہ کُو
تاقیامت اس سراجِ خیر کا فیضِ عمیم

۱۹۸۴ء

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب رسولوں کے اس آخری دَور کی روشنی آپؐ ہیں
ثبت میثاق کی مہر جن پر ہوئی وہ نبی آپؐ ہیں

وقت کے ہاتھ پر آپؐ کے نقشِ پا کے ہیں روشن چراغ
کل بھی تھے، حشر تک بھی رہیں گے نبیؐ، آج بھی آپؐ ہیں

لوحِ تورات کا نفسِ مضمون ہے جس کے وصفوں کے نام
امتِ وَسْط کے وہ رسول آخری واقعی آپؐ ہیں

شبنمِ مہر والفت کے دامن میں پھیلا ہوا لطف آپؐ
ماہِ جود و سخاوت کی ٹھنڈک بھری چاندنی آپؐ ہیں

دی اساس احترامِ تعلق کو ایثار کی آپؐ نے
شہریت کی مواخات میں نکہتِ باہمی آپؐ ہیں

حق نے دنیا و عقبیٰ میں محمود منصب کیا آپؐ کو
زندگی پر مجھے فخر ہے، حاصلِ زندگی آپؐ ہیں

اپنے خالق سے ہر ایک دل جوڑ کر اس کو شاداں کیا
کلبۂ دہر میں نقدِ ایمانِ دستِ تہی آپ ہیں

ٹھہرے تہذیب کے ہم نفس داعیے روح کے
صالحیت کی پروردہ ہے جو شفا جسم کی آپؐ ہیں

ذوقِ معروف نے آپؐ سے پائی احسان کی چاشنی
عفو و صبر و تحمل کی ہر حال بالا تری آپؐ ہیں

اَلْکِتاب آپؐ کے خُلقِ احسن کے اجمال کا تزکیہ
حسنِ کردار کی شہرِ امکان میں تازگی آپؐ ہیں

فرد کی ہر جبلت کو تہذیبِ رُشد آپؐ سے مل گئی
آدمیت ہے نازاں کہ اک معتبر آدمی آپؐ ہیں

۱۴۲۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنت، بعثت، بہجت والے

ہے یٰـاَیُّھَـا الْـمُـدَّثِـرُ　　نام انہی کے حکم فَـاَنْـذِرْ
دعوت، بیعت، ملت والے　　صلی اللہ علیہ وسلّم

طلعت، فرحت، راحت والے

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا پڑھ کر　　جن کے قدم سے طیبہ بڑھ کر
دولت، ہجرت، سطوت والے　　صلی اللہ علیہ وسلّم

زینت، نزہت، نکہت والے

فَضْلُ اللهِ عَلَیْكَ عَظِیْما　　نام ہے جن کے آیہ کریما
وقعت، قیمت، قربت والے　　صلی اللہ علیہ وسلّم

شفقت، رافت، رحمت والے

چڑھ کے صفا پر اک دن ناگاہ　　ساری قوم کو کر دیا آگاہ
ہمت، طاقت، جرأت والے　　صلی اللہ علیہ وسلّم

عزت، عظمت، رہبت والے

جن کے لیے ہے خطاب رَفَعْنَا شامل نام اذاں میں ان کا
حشمت، شوکت، رفعت والے صلی اللہ علیہ وسلّم

عزت، نصرت، نعمت والے

فرماتا ہے ربّ اکبر! اِنَّـا اَعْـطَيْـنَـاكَ الْـكَوْثَر
امت، برکت، کثرت والے صلی اللہ علیہ وسلّم

بسمت، نسمت، رَوْقت والے

آپؐ سراجاً ، آپؐ منیرًا منصب ان کا نذیرًا ابشیرًا
عفت، عصمت، غیرت والے صلی اللہ علیہ وسلّم

صورت، سیرت، قامت والے

دیکھ حرم میں چہرہ ان کا اک دم بولے قریشِ رَضِیْنَا
حکمت، فطنت، بسطت والے صلی اللہ علیہ وسلّم

نجدت، جاہت، مکنت والے

سنو خبر عیسیٰؑ کی موکد مَنْ بَعْدِیْ اِسْمُہٗ اَحْمَد

ندرت، جدت، وسعت والے صلی اللہ علیہ وسلّم

صفوت، صولت، ثروت والے

جن کے لبوں پر ہجرت کے دن تھا اَخرِجْنِی مُخْرَجَ صِدْقٍ

غربت، قوت، ہیبت والے صلی اللہ علیہ وسلّم

عُدْنت، مَنّت، رافت والے

جن کی اطاعت، رب کی اطاعت رب کی محبت ...اور عبادت

سنت، خلعت، خلّت والے صلی اللہ علیہ وسلّم

رمضان ۱۴۲۰ھ۔ اگست: ۱۹۹۹ء

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہ ہیں احمدؐ اور محمدؐ ان ؐ کا پل پل حامدِ رحماں
ان کے محاسنِ سے وابستہ حمد و ثنا کی زبور رہی ہے

قول وعَمل یا سَمع و بَصر ہو جس میں ان کی خوشبو نہیں ہے
شخصی حواس کی ہر وہ وادی کانٹوں سے بھرپور رہی ہے

انسانیت کے چہرے پر کیسے رنگِ شرافت جھلکے
ان کے بن تو ہر ذہنیت مہر و وفا سے دور رہی ہے

ان کے نقشِ قدم کو کھوکر عقل کی آنکھ ہے خالی خالی
سارا گھر ویران پڑا ہے دیواروں کو گھور رہی ہے

کون کتابِ زیست میں رکھے خوش حالی کے گلِ دمیدہ
ان کے بن تو ہر خوش حالی خود زخموں سے چور رہی ہے

قافلہ نیکی کی منزل کا چلتے چلتے رکنے لگا ہے
اُن کے بن تاریخ انساں کی رجعت میں محصور رہی ہے

چودہ صدیوں کے لمحوں کا شاہد ہے یہ تجربہ الحق
آپ کو تھام کے روح جہاں کی خوشیوں سے بھرپور رہی ہے

یثرب ہو یا حدیبیہ کنواں راکبِ قصویٰ کا فرماں ہے
قعد و قیام پہ رب کی طرف سے قصویٰ خود مامور رہی ہے

نجمِ منور بن کے وہ ابھرے دامنِ دنیا کے چہرے پر
سنت ان کی جن کاموں کا ہر لحظہ دستور رہی ہے

۱۴۲۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت کا شعبہ اپنایا سوچ میں سورج اگ آیا
حرف سنہری جڑاؤ ہوئے سادہ کاغذ مُسکایا
دِل میں چاند نے کھیت کیا ہونٹ پہ نامِ پاک آیا
میری گود میں پلنے لگی ہر خوش حالی کی آیا
آپؐ کے ہاتھ میں بستا ہے رحمت و شفقت کا سرمایہ
آپؐ کے ساتھ پہ فخر کرے لمحوں کا چلتا سایہ
آپؐ کے لہجے کی ٹھنڈک پتھر دِل بھی پگھلایا
آپؐ کے طرزِ تحمل سے وحشت کا خُوں پتھرایا
ٹھہرا عمل کی دستاویز آپؐ کے لب کا فرمایا
رَب کا بن گیا وہ، جس نے آپؐ کا اُسوہ اَپنایا
ہاتھ کٹا ہے وہ بدبخت جس نے آپ کو جھٹلایا

1986ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مٹ گئے جب خیریت پرور حوالوں کے حروف
وسعتِ آفاق پر اترے اُجالوں کے حروف

جھلملائے صفحۂ عالم پہ مثلِ دُرِّ ناب
سیرتِ اطہر کے رخشندہ حوالوں کے حروف

ایک اُمّی کے دبستانِ ادب کا معجزہ
سج گئے ذہنوں پہ پاکیزہ خیالوں کے حروف

کس نے کی شفّاف دل کی میلی میلی سی ردا
کس نے بخشے ہیں حیا پرور مقالوں کے حروف

رقعہِ کردار پر کس نے بہ اسلوبِ وفا
کر دیے تحریر ایمانی خصالوں کے حروف

ہو گئے فرخندہ منظر فکرِ جاں کے زاویے
لوحِ جاں پر مسکرائے نیک فالوں کے حروف

ہم ہیں کیا؟ اور کس لیے ہیں؟ اپنی منزل ہے کہاں؟
مطمئن کس نے کیے ہیں ان سوالوں کے حروف

امتزاجِ وحی و حکمت کی دراست کے طفیل
بقعہِ نور اُمّتِ وسطیٰ کے سالوں کے حروف

شفقت و رافت ، ترحم ، فضل و احسان و سخا
رحمۃ للعالمین کی خوش مثالوں کے حروف

ہر سمے تیری ہی چوکھٹ پر رہیں جو سجدہ ریز
زِیست کو دینا الٰہی ایسے سالوں کے حروف

جن کو فرمایا ہے حق نے محسنین و صالحین
میری شخصیت پہ لکھنا ان حوالوں کے حروف

۲۰ ... ۱۹۹۹ء

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیاتِ رسالت مآب

مقدّس ، منزّہ ،عفیف   تجمّل کی بیّن کتاب

کلامِ رسالت مآب

وَمَا یَنْطِقُ کا نقیب   سخن دانِ اُمُّ الکتاب

خطابِ رسالت مآب

بلیغ و مُبین و فصیح   تدبّر کا اِک فتحِ باب

طریقِ رسالت مآب

مطاع و ممیّز، صریح   علم دارِ حسن المآب

پیامِ رسالت مآب

سکونِ دل بے قرار   سکینت کا کھِلتا گلاب

شعورِ رسالت مآب

لطیف و قویّ و نفیس   مِن اللہ ہدایت مآب

زمانِ رسالت مآب

ہر اک عصر کا پیش رو مبارک، حسیں، مستطاب

مقامِ رسالت مآب

ہر اک انساں سے اعلیٰ، عظیم بہر سُو فضیلت مآب

نگاہِ رسالت مآب

ہے "مَا زَاغَ" جس کے لیے کلامِ مبیں کا خطاب

حدیثِ رسالت مآب

ہے تشریحِ برھانِ حق عمل بِالْھُدیٰ کا نصاب

دیارِ رسالت مآب

حرم سب کے محبوب کا مدینہ، مطیّب، مطاب

جمالِ رسالت مآب

مثل سے ورا جس کی شان سماحت کا اک آفتاب

خیالِ رسالت مآب

مسلمان کے جاگتے دل و جان کا نیک خواب

۱۴۲۲ھ

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپؐ ہیں رحمت و شفقتِ عام — الفت، برکت، خیرِ تمام
پیار محبت، لطف، اکرام — ٹھنڈک، نور، شفا، آرام

سیدھی، سچی آپؐ کی بات — مہر و کرم ہے آپؐ کی ذات
حسنِ سلوک اک اک کے ساتھ — مشفق، محسن، آپؐ کے نام

بچے بوڑھے، جواں کے لئے — اِنس و جن حیواں کے لئے
یعنی دونوں جہاں کے لئے — یکساں آپؐ کا فیضِ عام

قفلِ سعادت آپؐ کا دین — عدل و اُخوت آپؐ کا دین
نورِ ہدایت آپؐ کا دین — آپؐ کا دین ہے اَمن و سلام

آپؐ شرافت کا معیار عظمتِ انساں کا مینار
دل کی دنیا کی مہکار سچی خوشیوں کا پیغام

آپؐ ہیں اُمّی ، آپؐ بشیر آپؐ ہیں مُنذِر، آپؐ نذیر
آپؐ ہیں شاہد، آپؐ منیر آپؐ محمد ، خیرِ انام

آپؐ سراپا حُسنِ خصال حسنِ عَمل کے ماہِ کمال
حق فہمی کا جاہ و جمال آپؐ ہیں حجت کا اِتمام

۱۹۸۶ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلنّبی الخیر سے ہے منجلی ہر صراطِ مستقیم و مستوی
اَلنّبی الخیر سب مزبور کا اِنتسابِ اولین و آخری
اَلنّبی الخیر سے ہے مستنیر خاندانِ گنبدِ نیلو فری
اَلنّبی الخیر نے مفقود کی ہر تشتت ، برہمی ،آوارگی
اَلنّبی الخیر سے اکناف میں گونجی آوازِ پیامِ آخری
اَلنّبی الخیر کی ہے اِتباع فوز و اَفلاح ونجاح و بہتری
اَلنّبی الخیر کی ہی پیروی دے مفادِ دُنیوی و اخروی
اَلنّبی الخیر نے خاتون کو بخشا احساسِ وقار وبرتری
اَلنّبی الخیر نے ابصار کو کی عطا عفت ، حیا، پاکیزگی
اَلنّبی الخیر کے ہر دوست کو ہیں میسّر قربتیں رحمان کی
اَلنّبی الخیر کے ہر گام کو تا ابد حاصل ہوئی ہے زندگی
اَلنّبی الخیر کے دربار کی کرتے ہیں رب کے ملائک چاکری

اَلنّبی اَلخیر نے ظلمات میں بے شبہ آ کر بکھیری چاندنی
اَلنّبی اَلخیر کے الطاف سے ڈھل گئی فرحان میں افسردگی
اَلنّبی اَلخیر کی تبلیغ سے کرنیں پھوٹیں ہر طرف توحید کی
اَلنّبی اَلخیر کی تقریر سے ہو گئی ہے موم قسوت قلب کی
اَلنّبی اَلخیر کی بُرھان ہے ٹھوس، مستحکم، مُبیں، پختہ، قوی
اَلنّبی اَلخیر کی گُفتار ہے پہنے سر تا پا لباسِ راستی
اَلنّبی اَلخیر کی آواز نے قوتِ حُسنُ العمل بیدار کی
اَلنّبی اَلخیر کی تلوار نے ہر عُدوئے جان کی جاں بخش دی
اَلنّبی اَلخیر کے دم سے مٹا ہر نزاع و اختلافِ عائلی
اَلنّبی اَلخیر کا دینِ حنیف ہے محیطِ شعبہ ہائے زِندگی
اَلنّبی اَلخیر سے نا بُود ہے غصّہ و غیظ و غضب، رنجیدگی
اَلنّبی اَلخیر نے سفّاک کو دولتِ ہمدردی و ایثار دی
اَلنّبی اَلخیر کی ہر ایک بات ارتقائے آدمیت بن گئی
اَلنّبی اَلخیر کے اجلال کو سج گیا ہے مَنصبِ پیغمبری

اَلنّبیُ الخَیر کی تعلیم نے ۔۔۔ توڑ ڈالا ہر طلسمِ سامری

اَلنّبیُ الخَیر نے اِنسان کو ۔۔۔ بخشا ہے پیارا طریقِ زندگی

اَلنّبیُ الخَیر کے اَفکار نے ۔۔۔ قوتِ فکر و عمل یک جان کی

اَلنّبیُ الخَیر کی تفہیم نے ۔۔۔ ہم کو اللہ پاک کی پہچان دی

اَلنّبیُ الخَیر کی تبیان نے ۔۔۔ مصحفِ رَحمان کی توضیح کی

اَلنّبیُ الخَیر کے اسلُوب نے ۔۔۔ بخشی قلب و رُوح کو بالیدگی

اَلنّبیُ الخَیر کی عادات سے ۔۔۔ ہے عیاں نُزہت، وجاہت، سادگی

اَلنّبیُ الخَیر کے احسان سے ۔۔۔ مل گئی شعر و سُخن کو روشنی

اَلنّبیُ الخَیر سے اظہار میں ۔۔۔ کیسی خوش نکہت طراوت آگئی؟

1980ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپؐ کی راہِ حق سے جو ہٹ کے چلے
مقصدِ زندگی سے وہ کٹ کے چلے

جن کو خاکِ حرم سے تعلّق نہیں
شرک کی گندگی میں وہ اَٹ کے چلے

آپؐ کے شہرِ حکمت سے مفرور فکر
اندھی سوچوں کی دُم سے چمٹ کے چلے

درسِ قرآن جن کی بصیرت نہیں
گمرہی کے گروہوں میں بَٹ کے چلے

آپؐ کی گردِ رَہ کے جواں قافلے
کُفر کے کرگسوں پر جھپٹ کے چلے

آپؐ کے دینِ قیّم کے پَروَردَہ ہاتھ
ہر بساطِ سِتم کو اُلٹ کے چلے

آپؐ کی چاہتوں کا حسیں دائرہ
ورطہِ دِل میں یا رَب سمٹ کے چلے

آتی جاتی ہوئی سانس کا قافلہ
آپؐ کے نام سے ہی لپٹ کے چلے

خواہشِ نفس رَستہ نہ رَوکے کبھی
اشہبِ جاں یوں ایماں پہ ڈَٹ کے چلے

۱۰ جمادی الاولیٰ ۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وُہ جاہ بھی ہیں، جلال بھی ہیں   وُہ حُسن بھی ہیں، جمال بھی ہیں

وُہ رحمتوں کا سحاب بھی ہیں   وُہ صاحبِ الکتاب بھی ہیں

وُہ حُسنِ بَیْنَ السُطور بھی ہیں   وُہ رُوحِ فکر و شعور بھی ہیں

وُہ حق کے اُلحق سفیر بھی ہیں   وُہ دینِ حق کے امیر بھی ہیں

وُہ لفظ کی آب و تاب بھی ہیں   وُہ مدحتوں کا گلاب بھی ہیں

وُہ مُتّقِیں کے امام بھی ہیں   وُہ خیر خواہِ اَنام بھی ہیں

وُہ عظمت و اِفتخار بھی ہیں   تواضع و انکسار بھی ہیں

سخاوتوں کی مثال بھی وُہ   ہیں شفقتوں ہ کمال بھی وُہ

وجودِ حق کی دلیل بھی وُہ   وفا کا قصرِ جمیل بھی وُہ

کلامِ رب کی زبان ہیں وُہ   رسولِ اطہر نشان ہیں وُہ

نبی خَیرُ الخِصال ہیں وُہ   نبی شیریں مقال ہیں وُہ

فقط اِک اُمّی خطاب ہیں وہؐ
کہو! رسالت مآب ہیں وہؐ

شرافتوں پر نِکھار انؐ سے
دیانتوں پر بہار انؐ سے

شہادتیں ارجمند انؐ سے
ہے دینِ حق دِل پسند انؐ سے

ہدایتوں کا ظُہور انؐ سے
صداقتوں کا شعور انؐ سے

جہالتوں پر زَوال انؐ سے
بصیرتیں ہیں بَحال انؐ سے

ہے سادگی کو فروغ اُنؐ سے
مٹا دِلوں کا دروغ اُنؐ سے

مکاں مکاں میں ہے اُن کی خوشبو
عبیر و عنبر ہیں کوچہ و کُو

وہؐ سیرتوں کو بنانے والے
وہؐ بدعتوں کو مٹانے والے

گنہ کا خانہ خراب کر کے
ہر اِک عمل خَیر یاب کر کے

سعادتوں کے جو باب کھولے
ہدایتوں کے نِصاب بولے

خُلوص بخشا ہے رابطوں کو
رفاہ بخشی ہے ضابطوں کو

فریب ظلمت کو توڑ ڈالا
قدم قدم پر ہوا اُجالا

فَصیلِ اِلحاد اکھاڑ ڈالی
بتوں کی بستی اُجاڑ ڈالی

نگارِشوں کا بھی ذَوق بدلا ادب کو طغرائے دِین بخشا
معاشرے کے چلن کو بدلا کلی کلی کیا ، چمن کو بدلا
ہجومِ غم کو طمانیت دی سکُون بخشا ، رفاہیت دی
اُنہوں نے ہم کو جو اُسوہ بخشا دیا سلیقہ جو زندگی کا
وہ خَیریت کا رُخِ تبیّن وہ شہریت کا حَسیں تعیُّن
یہ اک ہی جاں کیا ہزاران پر محبتیں سب نثار ان پر
فدا ہے حُسنِ کلام اُن پر صلوٰۃ اُن پر، سلام اُن پر

مارچ ۱۹۹۱ء

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جُمال و فُضّال و طہور خیر العمل ، خیر الامُور
وہ مُرسلِ رَبِّ غفور

وہ مشرق ِانوارِ حق چھوڑی نہ ظلمت کی رمق
سچی ہدایت کا ظہور

اَشْرَف علَی الاطلاق ہیں پیغامبرِ مِیثاق ہیں
وہ تا ابد مر دِوقور

وہ اَسْعَد و مسعود ہیں وہ اَعْبَدِ مَعْبُود ہیں
وہ اَخْیَر وخَیر وخُیور

اُن کا نہیں نِعم البَدل وہ اپنی خُود ضَربُ الْمَثَل
ہے نعت گُو رَبِّ غفور

وہ ہیں رسول و عبدہٗ قرآن ہیں وہ ہو بہو
سمجھے یہی فہم وشُعور

سِدرَہ کی شاخیں اُنؐ کے ہاتھ طوبیٰ کی خوشبو اُنؐ کے ساتھ
ہے پاؤں میں رخشندہ طور

ہم راہ اُن کی ہر صدی ہم گام اُنؐ کی ہر گھڑی
ہم عَصر ہیں نزدیک و دُور

تکلیف اتنی دیں عُدو تلووں میں جم جائے لہو
لیکن دعا دیں وہ صُبور

اچھائیوں کی سرپرست زادِ تقیٰ کا بندوبست
اُنؐ کی اطاعت کا وفُور

اُنؐ کی محبت کی امنگ تل جائے سیم وزر کے سنگ
پھینکو پَرے تختِ ثمور

ہیں کلمہ گو اشجار بھی بھیجیں درُود اَمطار بھی
سب جانور، وَحش وطیور

ان پر تحیات و سلام اک اک نَفَس، ایک ایک گام
بھیجو بصد عجز وحضُور

1981ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپؐ سے شہرِ اخوت کو ملی ہے روشنی
ورنہ یہ تاریکیوں کی قید میں محبوس تھا

آپؐ نے جوڑا تعلق عبد کا معبود سے
عبد کا مسجود تو ہر پیکرِ محسوس تھا

آپؐ نے بے رہروی کا کر دیا بند انتشار
لفظِ خیر و رُشد سے انسان کب مانوس تھا

آپؐ نے بخشا ہے عورت کو تحفظ اور وقار
جاہلیت میں تو عورت نام ہی منحوس تھا

آپؐ نے دی دولتِ اِیثار اس کے خُلق کو
لُطف کے برتاؤ میں یہ آدمی کنجوس تھا

اہلِ دانش ، اہلِ بینش ، عمر بھر پڑھتے رہے
آپؐ کا ہر لفظ گویا خَیر کی قاموس تھا

آپؐ نے قائم اساسِ دِیں پہ کیں اخلاقیات
ورنہ دُنیا کے یہاں یہ لفظ دقیانُوس تھا

آپؐ نے انسان کو میزانِ تقویٰ پر کسا
بے زَر و بے زور جگ میں جینے سے مایوس تھا

آپؐ کی سنت سے کٹ کر جتنا بھی آگے بڑھے
آنکھ کھولی ، ذہن چونکا ، اِرتقا معکوس تھا

گزرے جس ارضِ مشرّف سے رسولِؐ عالمیں
ذرہ ذرّہ عطر میں اس اَرض کا ملبوس تھا

رحمتوں سے دیکھا ہے لبریز اس دل کا نصیب
جس کے سینے میں سجا توحید کا فانوس تھا

۸ جمادی الاخریٰ، ۱۴۱۴ھ ۔ ۲۴ نومبر ۱۹۹۳ء

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے رسولِ حسن و جمال
آپؐ کی بعثت فوزِ عظیم
جس کی آمد آمد نے
شہرِ سکون آباد کیا

☆

وقت کے روشن چہرے پر
آپؐ نے اپنی سیرت کا
جو نہ کبھی بھی دھندلا ہو
ایسا نقش اِک ثبت کیا

☆

آپؐ کی خندہ مزاجی نے
غصے کی ہر آندھی کو
ایک تبسمِ شیریں سے
دور پرے ہی روک دیا

☆

آپؐ کے اُسوۂ حَسنہ نے
جو ہر خیر کا مخزن ہو
اعمالِ انسانی کو
اک ایسا معیار دیا

☆

آپؐ کے حلم و تحمل نے
جس جس جانی دشمن سے
پتھر کھائے گالی سنی
اس کو دعا سے بدلہ دیا

☆

آپؐ کے عِلم و حکمت نے
اپنی رحمت و برکت سے
ہر اک اندھی جہالت کو
علمِ وحیٔ کا نُور دیا

☆

آپؐ کے اسمِ مبارک نے
اپنی شفقت و رافت سے
گونگے لبوں کو بول دیئے
اندھے دلوں کو بِینا کیا

☆

سہمی سہمی رُوحوں کو
ہنستی ہنستی صورت دی
سانس کے ٹوٹے تاروں کو
اک جنبش میں جوڑ دیا

☆

شام کی زُلفوں پر چھڑکی
افشاں چاند ستاروں کی
آنے والی صبحوں کو
سورج کا پیغام دیا

☆

پیڑ اُگائے ہدایت کے
عادت کے ویرانوں میں
صدیوں پرانی بدیوں کو
پل میں ملیا میٹ کیا

☆

پھول اُگائے خوابوں میں
خوش بُو دی تعبیروں کو
اُلجھنے والے کانٹوں کو
بیخ و بُن سے اکھیڑ دیا

☆

جس میں دیکھ کے اپنا آپ
چہرے خود پر اترائیں
ان چہروں کی آنکھوں کا
وہ شیشہ ہی توڑ دیا

☆

جتنے لوگ اکیلے تھے
ان کو جوڑا رشتوں میں
جتنی صورتیں تنہا تھیں
ان کو ہم آہنگ کیا

☆

حرص وہوس کی جیلوں میں
قیدی انسانیت کے
رسیاں کاٹیں پیروں کی
ہاتھوں کو آزاد کیا

☆

مہر لگائی سعادت کی
سب انسانی قدروں پر
ذہن کو بخشے زاویے نیک
سوچ کو ایماں دار کیا

☆

۱۹۸۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُنّتِ خیر البشر نورِ منیر دانش و حکمت ہے جس سے مستنیر

آپؐ مصداقِ خطاباتِ کریم قلعۂ اعزاز و حشمت کے ظفیر

عفو! جیسے صبح دم بادِ صبا اور سخاوت دم بدم ابرِ مطیر

صدق! سورج سے بھی ہے بڑھ کر مبیں قول ایسے، جیسے پتھر پر لکیر

علم! تلمیذِ الٰہُ العالمین آمد! اس دنیا میں رحمت کی سفیر

گھر! ادب گہ ہست زیرِ آسماں نام! روحِ زندگی، فرحت پذیر

شخصیت! اوصافِ کامل کا وفاق اور سُنّت! ہر اچھائی کی دبیر

نقشِ پا سے آشکار اوجِ فلک ہر زمانے کے لئے ظلمت کسیر

امنِ عامہ اُن کا آئینی غلام ان کی چاہت کی ہے خوش حالی اسیر

ان کی خاطر وا ہوا بابِ سما عمر بھر جن کی غذا نانِ شعیر

شاخِ سِدرہ کو ملا اُن کا لمس قُبّہ قوسین ہے ان کا مسیر

آج کی تیاریاں کل کے لئے آ گئے ہر وقت کے عریاں نذیر

اس جہاں کی راحتوں کے پیش کار   اس جہاں میں رب کی جنت کے بشیر

ہو گئی اونچی مقاصِد کی اُڑان   بابِ دل پر نصب کی خیرِ کثیر

وَحی کی پکڑی خِرد نے انگلی   بن گیا ایماں عمل کا دست گیر

ہو گئے تندرست افکارِ علیل   زرد بیجوں کو ملا حُسنِ نضیر

گرد آلودہ تھے سچّائی کے نقش   صاف کر کے کر دیا ان کو قویر

"قُلْ هُوَ اللّٰه" کی سنی دستک جبھی   جاگ اُٹھے سوئے ہوئے قلب و ضمیر

خَیر کا ہیرا تراشا اِس طرح   رنگ پھیلے بن کے ارواحِ عبیر

یہ مہمّاتِ شکوہِ دین سب   اُمّیِ دوراں کی ہیں دامن بگیر

عزّتِ محمود ہے ان کے لئے   ہر حمیدہ صفت جن سے دل پذیر

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

تجھ پہ لاکھوں سلام اے طیبہ

مدینہ منورہ کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تجھ پہ لاکھوں سلام اے طیّبہ　　　کیف زا تیرا نام اے طیبہ
تو ہے سچے نمازیوں کا شہر　　　بدر و خندق کے غازیوں کا شہر
میرے سچے رسولؐ کا منبر　　　ہے ترے سینۂ مقدس پر
تو ہے ہجرت کی ارضِ بارانی　　　تجھ سے محکم فصیلِ ایمانی
تو ہے دل کے اُطاق کی زینت　　　میری یادوں کے طاق کی زینت
نام تیرا شعور کی نُزہت　　　نعت آرا سطور کی نزہت
تو ہے میری وفاؤں کا مرکز　　　صلحِ کُل کی فضاؤں کا مرکز
تُو علم دارِ جادۂ اسلم　　　پیش لفظِ اخوتِ باہم
تو ہے میرے یقین کا خاور　　　روح و قلبِ سلیم کا یاور
تو موّدب حیات کا طوبیٰ　　　اُمن پرور صفات کا صوبہ
تو رسولؐ کریم کا قریہ　　　اشتیاقِ نگاہ کی سِدرہ

تیری تابانیوں کے کیا کہنے مہر و مہ جن کے خوب رو گہنے
تجھ پہ رہنے کو سابقون آئے سائحونؒ اور حامدونؒ آئے
تو نے ہجرت سے جب شرف پایا تیرے آنگن میں نور اتر آیا
تو ہے ربِّ رحیم کا پیارا اہلِ ایماں کی آنکھ کا تارا
تو زمیں پر ہے خلد کا حصہ تو دیارِ حبیبؐ القصہ
تیرا عالی مقام اے طیبہ تجھ پہ لاکھوں سلام اے طیبہ

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادب کی میرے دل ہر دم طنابیں کھینچ کر کہنا
تو جب جب بھی دیارِ مصطفٰےؐ کے نام پر کہنا
بہر صورت نباہنا اس کی الفت کے تقاضوں کو
ستائش شہرِ طیبہ کی سدا با چشمِ تر کہنا
تو اک اک مصرعے پر پیارے شکرانہ ادا کرنا
درودِ پاک مِدحت کے تو اک اک لفظ پر کہنا
شرف جن کو ملا ہے آپؐ کا حسّان بننے کا
تو ان کے نوکِ خامہ کی روایت تھام کر کہنا
قدم اپنے اٹھانا شوق کا تو زادِ رہ لے کر
بنام اس کے عقیدت اور محبت کا سفر کہنا
ہر اک عنواں کی کرنا تاج پوشی سچے ہیروں سے
قصائد ارضِ طیبہ کے تو لے کر آبِ زر کہنا
دیے فرماں جو رب نے احترامِ ختمِ مرسلؐ کے
بٹھا کر اس کے پہرے اپنے فکر و قلب پر کہنا

ہے صد فی صد حقیقت یہ تو نادانِ نگارش ہے
مگر ان کے حوالے سے ہی نظمیں عمر بھر کہنا

رسولِ ارضِ طیبہ کی ہی باتیں صدقِ اصدق ہیں
مدینہ طیّبہ کا ہر حوالہ معتبر کہنا

ذرا جذبات کی شدّت سے پھر آنسو اُمڈ آئیں
اے دل ! نوکِ قلم وارفتگی میں چُوم کر کہنا

نقوشِ پا رسول ؐاللہ کے چُومے اس کے سینے نے
اسے تو شاہدِ تنزیلِ آیات و سُوَر کہنا

کہاں خورشید کو حاصل بھلا تابانیاں ایسی
مدینہ پاک کی ہر شام کو رشکِ سحر کہنا

یہی رُکنُ الامینِ مرسلِ انسان و جن ٹھہرا
اسے سرنامہِ ہجرت ، نشانِ کرّو فر کہنا

جسے نصرت ملی ہے مقتدر اللہَ کے ہاں سے
اسے دُنیا کی ہر طاقت سے بے خوف و خطر کہنا

کبھی چومیں حرم کی سرزمیں کو میری بھی پلکیں
بڑی شدّت سے رہتی ہے تمنا منتظر کہنا

۱۹۸۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارضِ طیبہ! میرے ارمانوں کا عنوانِ جمیل
جس کی یادوں سے شفا پاتے ہیں افکارِ علیل

ارضِ طَیبہ !میرے موضوعِ سخن کی آب و تاب
جس سے الفاظِ شکستہ کو ملے ربطِ جزیل

ارضِ طیبہ ! جس نے چوما ہے کفِ پائے نبیؐ
ارضِ طیبہ ! جس کا دنیا میں نہیں کوئی مثیل

ارضِ طیبہ ! کی فضائیں مثلِ خوشبوئے جناں
آئی ہیں فردوس میں سے جس کی اقطارِ نخیل

ارضِ طیبہ ! جو کہ ٹھہرا خطّۂ عزت مآب
لمحہ لمحہ جس پہ برسے رحمتِ ربِّ جلیل

ارضِ طیبہ! جس کے موسم میں محبت کا گذار
جس کے انصار و مہاجر ہیں اخوت کی دلیل

ارضِ طیبہ ! میری آنکھوں کا جمالِ دل کشا
جس کے حسنِ جاں فزا کا جُرعہ جُرعہ سلسبیل
ارضِ طَیبہ! حشر تک کے لیے دارالسّلام
ارضِ طَیبہ! مرکبِ ختمِ نبوت کا نزیل
جس کے محراب اور منبر عظمتِ دیں کے امیں
سرحدیں جس کی ہیں ایوانِ رسالت کی فصیل
جس کا اللہ کے شعائر سے ہے رشتہ قرب کا
جس کی رگ رگ میں رچی ہے الفتِ شہرِ خلیل

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاک مدینہ تیری شان ہے ہر اک شہر سے بالا
تجھ کو رب نے ماہِ نبوت کا ٹھہرایا ہالا

جس کو دنیا کی کوئی بھی بستی پا نہیں سکتی
تیرے کندھے پر عظمت کا ایسا ہے دو شالا

ارض تری ہے ریاض الجنۃ خلد تری ہر وادی
تیری سیڑھیاں سیدھی جائیں سوئے عالمِ بالا

تیرے کڑیل بازو محافظ ہیں ناموسِ دیں کے
تیرے ہاتھ میں حق کی خاطر تیغ اور نیزہ بھالا

تیری زمیں کے چپّے چپّے پر سجدوں کی خوشبو
تیرے شہری ہیں عبدیت کا اک ٹھوس حوالہ

تیرے مکیں قرآن کے سب سے اچھے سچے قاری
جن پر رشک ہیں کرتے سارے اہلِ ملاءِ اعلیٰ

معیاری کردار کی نعمت انسانوں نے پا لی
انسانی تربیت کا جب تُو نے نظم سنبھالا

تو نے کیں مضبوط انسانی رشتوں کی بنیادیں
تو افراد کو الفت کا ہر راز بتانے والا

چوری ، سینہ زوری ، ڈاکہ ، رشوت ، بدعنوانی
ہر فتنے کو دینے والا تو ہے دیس نکالا!

پہنا کے خوشنودیِ حق کی پوشاک اُجلی اُجلی
دنیا کے ہر باشندے کو اک سانچے میں ڈھالا

ہر اچھائی تیرے گھر کی ادنیٰ باندی ٹھہری
اخلاق و تہذیب کو تو نے اپنی گود میں پالا

پوشیدہ اور ظاہر جتنے شیطاں کے ہیں حملے
ان کو پورے طور پہ تُو ناکام بنانے والا

تبلیغ و تعلیمِ رسالتؐ کا تُو عینی شاہد
خیرِ شِیَم کے فعل کو تو نے غور سے دیکھا بھالا

نفرت کی بدبو میں لت پت ہو گیا ہے وہ فوراً
تیری حمیدہ اطواری پر کیچڑ جس نے اچھالا

وہ اخلاقی عمارت محکم جس کا تطابق تجھ سے
ورنہ سب کچھ بودا جیسے ہو مکڑی کا جالا

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تجھ پہ ٹھہرا رسولؐ ہے اپنا
اس لیے تُو حصول ہے اپنا

تازہ دم ہوں میں تیری نسبت سے
چہرہ گو دھول دھول ہے اپنا

دور رہ کر قریب لگتے ہو
چاہتوں کا اصوِل ہے اپنا

پلتا ہے خوشبوئے مدینہ پر
صحنِ جاں پھول پھول ہے اپنا

نام تیرے کیا ادب سارا
عمر بھر کا حصول ہے اپنا

تیرے رُخ موڑ دی لگام اس کی
دل ہوا جب ملول ہے اپنا

کاش صفہ ہو مرجعِ تعلیم
یہی اچھا سکول ہے اپنا
تجھ سے لپٹے تو سانس لیتی ہے
زندگی کا اصول ہے اپنا
اتّباعِ رسولؐ میں جو ادا
وہ ہی سجدہ قبول ہے اپنا
تجھ سے عہدِ وفا نہیں ہے اگر
پھر تو جینا فضول ہے اپنا
تجھ پہ بے حد سلام اے طیبہ
تجھ پہ ٹھہرا رسولؐ ہے اپنا

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیاری ہے فضا تیری
اے شہر رسالت کے جاں تجھ پہ فدا میری

☆

پیاری ہیں تری راتیں
ہوتی ہیں سدا جن پر انوار کی برساتیں

☆

پیارے ہیں ترے دریا
رحمت کی روانی میں ثانی نہ کوئی جن کا

☆

پیارے ہیں ترے لشکر
کٹ جاتے ہیں جو فوراً آقاؐ کے اشارے پر

☆

پیارے ہیں ترے گوشے
ایمان کی لذّت کے بکھرے ہیں جہاں خوشے

☆

پیاری ہیں تری راہیں
مومن کے قدم جن پر چلنے کا شرف چاہیں

☆

پیارا ہے ترا سورج

ہر سوچ کو دیتا ہے توحید کی جو سج دھج

☆

پیارا ہے ترا سبزہ

اصحاب کی اُلفت کے منظر ہیں جہاں آرا

☆

پیارے ہیں ترے منبر

اک رب کی شہادت کی ہوتی ہے اذاں جن پر

☆

پیارا ہے ترا مکھڑا

جنّت کا گزیں جس میں دیکھا ہے حسیں ٹکڑا

☆

پیارے ہیں ترے صحرا

چاہت کا جہاں سینہ ہوتا ہے دعا پَیرا

☆

پیاری ہے تری دنیا

جو روح کو سکھلائے تہذیبِ رہِ عقبیٰ

☆

پیارا ہے ترا آنگن

طوبیٰ کا گھنا سایہ رہتا ہے جہاں افگن

☆

پیارے ہیں ترے شہری
اصحابِ ہدایت کی ہے جن سے ولا گہری

☆

پیاری ہیں تری جھیلیں
تسنیم کی دنیا میں گویا ہیں یہ تصویریں

☆

پیاری ہے تری خواہش
جذبوں میں جواں رکھے اچھائی کی ہر کوشش

☆

پیارا ہے ترا پانی
روحوں میں رہے جس سے احسان کی بارانی

☆

پیارے ہیں ترے پتھر
کندہ ہیں سعادت کے آثارِ جلی جن پر

☆

پیارے ہیں ترے کنکر
جو شوق کے راہی کو دیں ہاتھ رجا بن کر

☆

پیاری ہے تری خوش بُو
سیرت کے معطر جو کرتی ہی رہے گیسُو

☆

پیارے ہیں ترے قلعے
محفوظ جہاں پیکر اسلامی تشخص کے

☆

پیاری ہے تری وادی
عزّت کی ردا جس کو سرکار نے اوڑھا دی

☆

پیارا ہے ترا پرچم
ہے زیرِ نگیں جس کے معمورۂ ہر عالم

☆

پیارا ہے ترا چہرہ
دیکھا نہیں گردوں نے دنیا میں کوئی جس سا

☆

پیاری ہے تری صورت
تقسیم جو کرتی ہے ہر سمت زرِ حکمت

☆

پیاری ہیں تری صبحیں
آقاؐ کی محبت کی خوش بُو ہے گندھی جن میں

☆

پیاری ہیں تری شامیں
اجرامِ منوّر کی جو بڑھ کے عناں تھامیں

☆

پیاری ہیں تری سمتیں
رہتی ہے فروزاں ہر دم مصباحِ حرم جن میں

☆

پیارا ہے ترا نقشہ
وہ جس کے احاطے سے ایوانِ سُنن اُبھرا

☆

پیاری ہیں تری گلیاں
سرکار کے قدموں کی جو چومتی تھیں تلیاں

☆

پیارے ہیں ترے غازی
رزمِ حق و باطل کی جو جیت گئے بازی

☆

پیاری ہے تری کھیتی
بارانِ عنایت سے اللہ نے خود سینچی

☆

پیاری ہے تری مسجد
جو مرسلِ داور کے سجدوں کی قوی شاہد

☆

پیاری ہے تری بستی
مکّہ کے مہاجر کی قصوٰی ہے جہاں اُتری

☆

پیاری ہیں تری روشیں
جنّت کے محلوں کو جو سیدھے سبھا پہنچیں

☆

پیارے ہیں ترے گنبد
تخلیقِ بشر کا جو کرتے ہیں بیاں مقصد

☆

پیارے ہیں ترے ذرّے
ازبر ہیں جنہیں دائم اسلوب محبت کے

☆

پیارا ہے ترا مکتب
سمجھائے عبادت کا انسان کو جو مطلب

☆

پیارے ہیں ترے جھرنے
قندیلیں رکھیں جن میں خود پاک پیمبر ؐ نے

☆

پیاری ہے تری مٹی
گلہائے مسرّت سے آغوش بھری جس کی

☆

پیاری ہے فضا تیری
اے شہرِ نبیؐ تجھ پر ہر چیز فدا میری

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طیبہ شہر اجالوں کا نور لنڈھانے والوں کا
اس کا سینہ تا بہ ابد قریہ بلند اقبالوں کا
پیارے نبیؐ کی سنت پر پورا چلنے والوں کا
اس سے رہتا ہے مربوط رشتہ نیک مقالوں کا
اس سے بنتا ہے مضبوط حلقہ پاک خیالوں کا
اس کی ہجرت سے ہے عظیم چکر ماہوں ، سالوں کا
جگ بھر میں اکلوتا شہر دین پہ مٹنے والوں کا
خونِ شہیداں کی سرخی غازہ اس کے گالوں کا
شہر ریاض الجنہ ہے خطہّ نیک خصالوں کا
اس کے ہاتھ نے ساتھ دیا مظلوموں کے نالوں کا
اس نے جبڑہ توڑ دیا سارے استحصالوں کا
یہ قرطاسِ منوّر ہے خیر کے خوب حوالوں کا
کامل اس پہ ہوا نصاب با ایمان مثالوں کا

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینہ عقلِ بے مایہ سے کیا تیری ثنا لکھوں
اسی اک سوچ میں ڈوبا ہے دل میرا میں کیا لکھوں

دعا اللہ سے میں مانگ لوں اہدائے وجداں کی
مدینہ ! تجھ کو مسکن پھر رسول اللہ کا لکھوں

بساط اپنی بچھائی تو نے نعلینِ مزمل میں
تجھے حبِ رسولِ عالمیں کی انتہا لکھوں

جو دے بیمار ذہنوں کو درست ایمان کی صحت
زمانے بھر میں تجھ کو ایسا اک دارالشفاء لکھوں

تیرے تنکے ہلالی ہیں، تیرے کنکر بھی ہیں بدری
ترے ہر ایک ذرے کو میں خورشیدِ ضیاء لکھوں

تو بیت الشرف ٹھہرا صاحبِ معراج آقا کا
جہانِ خیر و برکت کا تجھے کشور کشا لکھوں

زمانے کے ہر اک انسان کو جو راس آتی ہے
امیں ہے تندرستی کی تری آب و ہوا لکھوں

جہاں انسان کرتا ہے ترقی کے مدارج طے
تجھے اس تربیت گہ کا میں فانوس ضیا لکھوں

تو جبلِ استقامت کا عظیم اک کوہ پیما ہے
مقابل تجھ کو باطل کے عزیمت کا سما لکھوں

پھلانگے آسمانوں کی بلندی کو علم ترا
تجھے عالی نشاں لکھوں، تجھے عالی لوا لکھوں

ترا ہر اک جبل انمول معدن سیم و زر کا ہے
ترے ہر سنگ ریزے کو میں درِ بے بہا لکھوں

وہ خطے با سعادت ہیں پڑے گامِ نبی جن پر
تری شانِ کریمہ کو مگر سب سے جدا لکھوں

جو سیدھا، باحفاظت لے چلے اللہ کے گھر تک
جسے دی راہداری رب نے ایسا راہنما لکھوں

تری ہر ایک جنبش ہے امینِ قوتِ ایماں
تری ہر اک ادا کو حاملِ زہد و تقیٰ لکھوں

مدینہ تیری عظمت کے لیے میری جبیں خم ہے
میں تیری مکرمت کو ہر کرامت سے ورا لکھوں

جسے پانے کے بدلے جان کا ہدیہ بھی ارزاں ہے
تجھے قلبی ارادت کا اک ایسا مدعا لکھوں

☆

تجھے آرام گاہِ قدسیاں کہہ دوں تو بہتر ہے
تجھے سکّانِ ارضی کے لیے تسکین گہ لکھوں
جو ہر اک بندِ حزن و خوف سے آزاد کرتی ہے
تجھے میں بے پناہوں کے لیے ایسی پنہ لکھوں
جہاں منشور اللہ کا ہے جیتا جاگتا آئین
میں اسلامی خلافت کا تجھے وہ عاصمہ لکھوں
جو خالص ایک اللہ کی عبادت پر رہیں نازاں
تجھے توحید والوں کا اک ایسا صومعہ لکھوں
جو اک اللہ کی خاطر بے ریا کرتا ہے ہر نیکی
تجھے اصلاح و خوبی کا اک ایسا زاویہ لکھوں
جہاں کھوٹی طبیعت بھی کھری عادت میں ڈھلتی ہے
تجھے اس فکرِ خیر اندیش کا دانش کدہ لکھوں

رسول اللہ تعلیماتِ قرآں جس میں دیتے تھے
نفوسِ قدسیہ کا مدرستہ العالیہ لکھوں

فدا مردانِ حُر کر کے ثقاہت اپنی دکھلائی
رسالت کی صداقت کا تجھے ایسا گواہ لکھوں

جو ٹکر تجھ سے لے خود ہی وہ ریزہ ریزہ ہو جائے
تجھے کفار کے حق میں چٹانِ قاصمہ لکھوں

تری گلیوں کی مٹی کو لگائیں آنکھ سے حوریں
ترے ہر راستے کو خلد کی اک شاہراہ لکھوں

فرشتے تیری ہر سرحد کی کرتے ہیں نگہبانی
تجھے ہر ایک شر سے آمنہ و محصنہ لکھوں

ترنم خیز ہے تیری ہوا میں سرسراہٹ جو
اسے آوازِ ایقاظِ قلوبِ غافلہ لکھوں

جو پیغامِ فنا ہیں لشکرِ الحاد کے حق میں
تری سمسام تلواروں کو برقِ صاعقہ لکھوں

دکھایا حسنِ کردار و عمل کا معجزہ ایسا
بریشم کر دیے تو نے قلوبِ قاسیہ لکھوں

ترے اشجار کے پتے مریضوں کی شفا ٹھہرے
یہی شاداب سبزہ نور افروزِ نگہ لکھوں
جہاں ہر اک ملے قوسین لے کر تسویہ اپنا
تجھے افکارِ مثبت کا اک ایسا زاویہ لکھوں
کریں تحصیل جس سے لوگ تہذیب و تمدن کی
علومِ نافعہ کی تجھ کو ایسی درس گہ لکھوں
جسے آفاقی سچائی کا دیں عنوان دانش ور
تری جانب سے ہر اس خیر کو شائع شدہ لکھوں
میں اپنے روح و قلب و چشم کا دستِ محبت سے
سلامِ عاجزانہ تجھ پہ لاکھوں مرتبہ لکھوں

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا ریب رشکِ طور ہے تو اے مدینہ طیّبہ
لا ریب شہرِ نور ہے تو اے مدینہ طیّبہ

تو پیروانِ دعوتِ قرآن کا حسنِ حصیں
فکرِ غلط سے دور ہے تو اے مدینہ طیّبہ

فرماں ترے مسند نشیں کا ہے نُصِرتِ بِا الصَّبَا
اللہ کا منصور ہے تو اے مدینہ طیّبہ

تیری زمیں کی خاک کا اقبال ہے افلاک گیر
آفاق میں مشہور ہے تو اے مدینہ طیّبہ

جس نور سے رستہ ملے بھٹکے ہوئے انسان کو
اس نور کا منشور ہے تو اے مدینہ طیّبہ

تکریم و عزّ و کرّ و فر کے نقرئی قرطاس پر
کس شان سے مزبور ہے تو اے مدینہ طیّبہ

ایوانِ محکم تو سِداد الرّائے انسانوں کا ہے
انصاف کا دستور ہے تو اے مدینہ طیّبہ

احسان وعدل ولطف سے تیرا مرکّب ہے مزاج
اکرام سے بھر پور ہے تو اے مدینہ طیّبہ

کونین میں ہے فضل تیرا موج زن فوّارہ وار
ماہِ شب دیجور ہے تو اے مدینہ طیّبہ

تجھ کو جو بھی یثرب کہے استغفر اللہ وہ پڑھے
کتنا بڑا غیّور ہے تو اے مدینہ طیّبہ

آرام فرما تیرے سینے پر رسول پاک ہیں
بے انتہا مسرور ہے تو اے مدینہ طیّبہ

روحِ روانِ عظمتِ انسانیت جس کا وجود
وہ جذبِ موفور ہے تو اے مدینہ طیّبہ

ہے موت بہرِ مشرکیں تیری سحر کا انفلاق
توحید سے معمور ہے تو اے مدینہ طیّبہ

جس کی بدولت امتِ حماد کا حسن و جمال
وہ گوہرِ منثور ہے تو اے مدینہ طیّبہ

مرکز بنا تو دین کی شمعِ فروزاں کے لیے
لاریب شہرِ نور ہے تو اے مدینہ طیّبہ

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہروں کے اے شہر یار دارِ سکون و قرار
ہجرت گہِ مصطفیٰؐ تجھ پر سلامی ہزار
پیارے نبیؐ کے دیار
پیارے نبیؐ کے دیار

آرام گاہِ نبیؐ تیری زمیں ہے بنی
قسمت تری مرحبا اونچی فلک سے ہوئی
تو محتشم، ذی وقار
پیارے نبیؐ کے دیار

کلمہ شہادت تری جذبہ بلالی ترا
غیرت علامت تری پرچم مثالی ترا
اسلام کا تو حصار
پیارے نبیؐ کے دیار

عصمت تری ہے ردا عفت ترا پیرہن
سج دھج تری پر کشش نزہت ترا بانکپن
تقویٰ ہے تیرا سنگھار
پیارے نبیؐ کے دیار

خوش بُو بھری تیری خاک تاروں بھری تیری ریت
چاندی بھری ڈالیاں سونے سے بھرپور کھیت
بسماتِ گل تیرے خار
پیارے نبیؐ کے دیار

شامیں سنہری تری صبحیں تری پُر ضیاء
سورج ہے تیری جبیں چہرہ ترا چاند سا
موسم ترے خوش گوار
پیارے نبیؐ کے دیار

پانی ترا دودھ سا چشمے ہیں جنت کی جھیل
تسنیم دریا ترے نہریں تری سلسبیل
کوثر ہے ہر رود بار
پیارے نبیؐ کے دیار

مسرور کن تیرا نام خوشیوں بھری تیری یاد
تیرے تعلق کے سنگ پیدا ہو فکرِ معاد
سنت کا تو پاس دار
پیارے نبیؐ کے دیار

کہسار ہیروں کی کان یاقوت تیرے حجر
سِدرہ کی مانند پیڑ طوبیٰ ترے سب شجر
دُرجِ گُہر تیرے غار
پیارے نبیؐ کے دیار

فرّاش تیرا شموس جاروب کش مہ تمام
حوریں تری لونڈیاں غِلمان تیرے غلام
قدسی ترے پہرے دار
پیارے نبیؐ کے دیار

دیکھی تری دھوپ بھی ٹھنڈک ، حنا ، تازگی
سائے ترے جس طرح آغوش ماں باپ کی
فصلیں تری پُر بہار
پیارے نبیؐ کے دیار

تیری عمارات ہیں دل کش، حسیں، سر بلند
شہری ترے متقی تیرے مکیں دیں پسند
پاکیزہ، عفت شعار
پیارے نبیؐ کے دیار

تیری بڑی بات ہے چھوٹا ہے منہ یہ مرا
اپنی یہی ہے بساط کر لے قبول اے شہا
تجھ پر بصد جاں نثار
پیارے نبیؐ کے دیار

میں تیرے دربار کی اک شاعرہ بے نوا
لکھ کر قصیدہ ترا لائی تری فدویہ
شعروں کے مہکے یہ ہار
پیارے نبیؐ کے دیار

کرتی ہے پُر زور یہ دعویٰ تری چاہ کا
صدق و خلوص و عمل کر دے اسے رب عطا
سن لے دعا کردگار
پیارے نبیؐ کے دیار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت زیب تن کر کے عقیدت گلیم آئے
مدینہ جب خیالوں میں تری شانِ حشیم آئے
بصد تکریم دل میرا کہے خوش آمدید اس کو
میرے ہونٹوں پہ جب جب بھی ترا اسمِ کریم آئے
زباں پر پھول کھل اٹھیں تحیّت اور سلامی کے
تیری جانب سے جب دارِ نبیؐ بادِ نسیم آئے
کوئی بھی شہر دنیا میں جو حاصل کر نہیں سکتا
تجھے وہ مرتبہ دینے کریم ابن کریمؐ آئے
تری طیّب فضاؤں میں سمونے لحنِ قرآنی
رسولِؐ دوجہان و صاحبِ خلقِ عظیمؐ آئے
اے شہرِ پاک! تیرے ہی ریاض الجنّہ خطّے سے
حیاتِ مومنہ کو خوشبوئے خلدِ نعیم آئے

جہاں درپیش ہو انسان کو کوئی کٹھن گھائی
وہاں بازو پکڑنے تیری تعلیم سلیم آئے
کوئی بھی چھو نہیں سکتا تیری تہذیب کی رفعت
نظر میں گو ہزار اہل جدید ، اہلِ قدیم آئے
میں چاہوں اپنی منزل کو تری تابانیاں لے کر
دعا ہر وقت یہ ہی برلب قلب سلیم آئے
میں دیکھوں تجھ کو آنکھوں سے مرا اللہ وہ دن لائے
شفا لینے کو تیری خاک سے روحِ سقیم آئے
رسولِ پاکؐ کی سنت ہو اس کے رُو برو طیبہ!
تیری مدحت کو لکھنے جب مرا ذوقِ سلیم آئے

صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرن کرن اک ردائے نُوریں مری فضا کا وُجود ٹھہرے
الٰہی! حاصل تری رضا کا مرا قیام و قعود ٹھہرے

نظر نظر میں محافظت کا لطیف سا اک شعور جاگے
زبورِ ایماں پہ لوحِ کوشش کا حسنِ بین السّطور جاگے

قدم قدم مغفرت کے منظر مرے سفر کا نشان ٹھہریں
مرے شکستہ حروف میری نجات کے ترجمان ٹھہریں

نفس نفس پھر طمانیت کے حسین صورت سحاب اتریں
مطارِ دل میں ہر ایک شب کو ترے کرم کے ہی خواب اتریں

لرزتے ہونٹوں پہ تیری آیات کی حلاوت کا ذائقہ ہو
پلک جھکاؤں تو سامنے وا جریدۂ شرعِ فائقہ ہو

جہانِ لہو و لعب سے دامن بچا کے نکلوں یہ تاب دے دے
مری خطاؤں کو دھو کے یارب! جمال ابیض ثیاب دے دے

دلیلِ رہ اے مرے مہیمن فقط صحابہ کا نقشِ پا ہو
رفاقت اس کی ہو میری رہبر جو تیرا انعام یافتہ ہو

رمضان ۱۴۲۱ھ

آمین!

اس نعتیہ کلام کی خصوصیات

(۱) ۔ شرک سے اجتناب

(۲) ۔ رسول اللہ ﷺ کے لئے ''اے'' اور ''یا'' کے لفظ سے اجتناب ۔

(۳) ۔ جو اسمائے ضمیر ادب کے آڑے آسکتے ہیں ان سے گریز مثلاً، تیرا، تمہارا، تم، تیرے، اس، اسی، اسے وغیرہ...... اردو ذخیرہ الفاظ میں '' آپ '' ایک ایسی ضمیر ہے جو واحد غائب اور واحد حاضر دونوں کے لئے یکساں استعمال ہوتی ہے ناچیز نے اسم ضمیر غائب کے طور پر '' آپ '' کا لفظ استعمال کیا ہے ۔

(۴) ۔ اسم محترم محمد ﷺ کے بجائے آپ کے القابات کا استعمال کیا ہے ۔

(۵) ۔ انبیائے کرام اور خاتم النبیین کے درمیان موازنہ کی بجائے اللہ کے عطا کردہ اصول تکریم انبیا کی کوشش ۔

(۶) ۔ ہجرت گاہ رسول عاصمۃ الاسلام مدینہ کے لئے جاہلی نام '' یثرب '' سے اجتناب ۔

(۷) ۔ خود کو دیوانہ، مجنوں، پاگل، بیمار جیسے نام دینے سے اجتناب ، کیونکہ اللہ تعالی ایسے ناموں کی اہل ایمان سے نفی فرمائی ہے :

الا انہم ھم السفہاء ولکن لا یعلمون ۔

(۹) ۔ خود کو سگ مدینہ کہنے سے اجتناب چونکہ رسول اکرم ﷺ نے ایسے گھٹیا نام اپنے آپ کو دینے سے منع فرمایا ہے ۔

(۹) ۔ اللہ کے مترادف '' خدا '' اور یزداں '' جیسے انسانی ذہن کے تراشیدہ ناموں سے اجتناب ۔

(۱۰) ۔ '' شراب '' اور اس سے منسوب ہر لفظ اور تخیل سے اجتناب ۔

(۱۱) ۔ عشق جیسے غلط تصور محبت دینے والے لفظ سے اجتناب ۔